احمدی نوجوانوں کیلئے
ماہنامہ
خالد
ربوہ

اپریل ۱۹۹۸ء

ایڈیٹر
سید مبشر احمد ایاز

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام مورخہ ۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۹۸ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو آٹھویں آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

مقابلہ جات میں مجموعی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اوّل قرار پائی۔ مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب مکرم قمر احمد صاحب کوثر مہتمم مقامی ربوہ کو شیلڈ دے رہے ہیں۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۸ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقابلہ جات کی اختتامی تقریب میں مہمانِ خصوصی تھے۔ تقریب کے دوران آپ کے بائیں محترم شبیر احمد صاحب ثاقب ناظم اعلیٰ ورزشی مقابلہ جات اور دائیں محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔
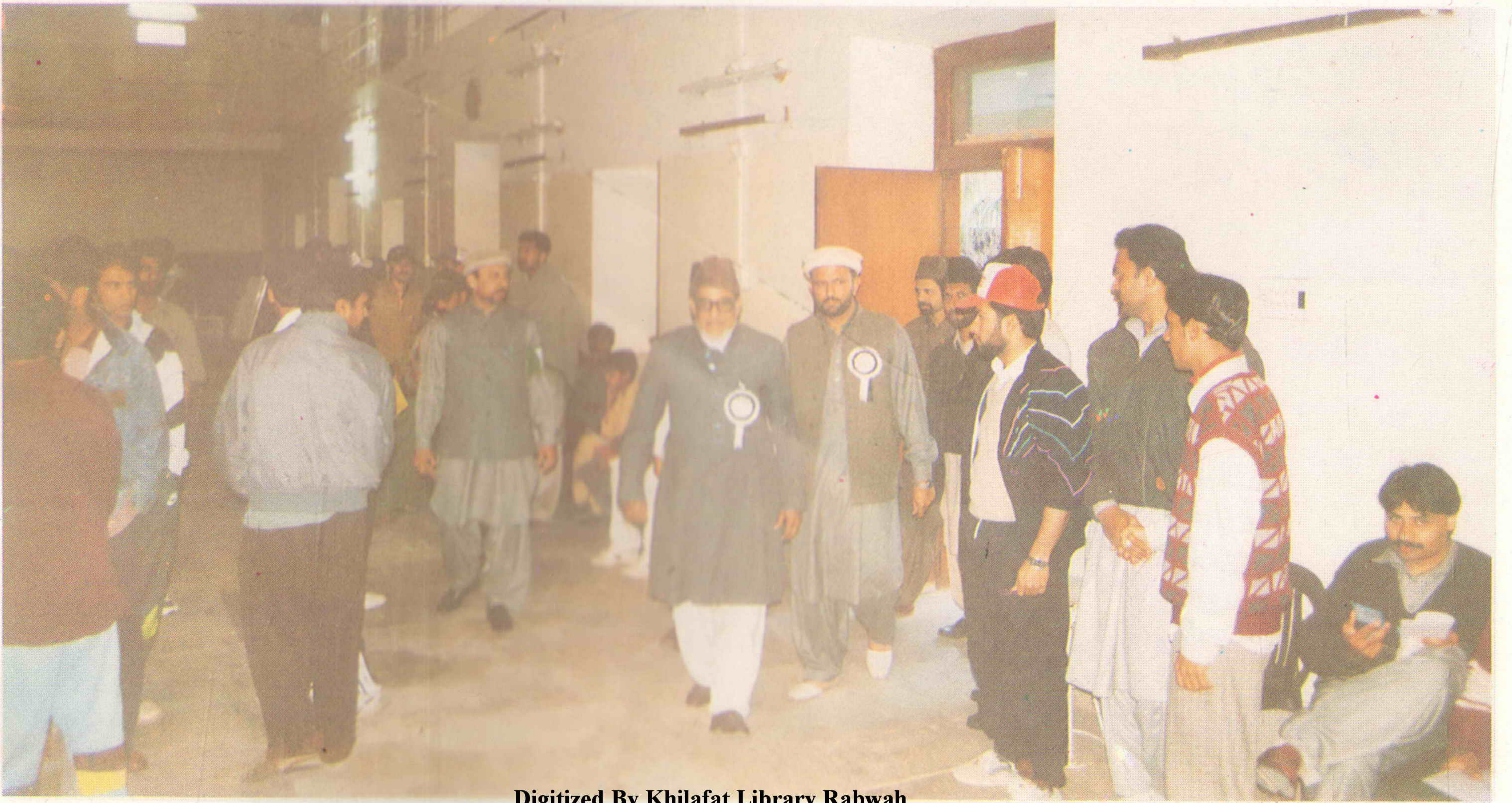
محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل انجمن تحریکِ جدید ربوہ نے مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۹۸ء کو ورزشی مقابلہ جات ۱۹۹۸ء کا افتتاح فرمایا۔ آپ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ساتھ افتتاح کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

افتتاحی تقریب ورزشی مقابلہ جات ۱۹۹۸ء میں شریک مختلف علاقہ جات کی ٹیموں کے کھلاڑیوں کا ایک منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

12/48

جلد 46 شمارہ 5

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ

خالد ربوہ

امان 1377 ہش

اپریل 1998ء

★★★★

ایڈیٹر:
سید مبشر احمد ایاز

فہرست مضامین

رابطہ آفس: دفتر ماہنامہ "خالد" دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

قیمت۔/7 روپے ★ سالانہ۔/70 روپے

مینیجر: مبارک احمد خالد

پبلشر: مبارک احمد خالد۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

اداریہ

حفظِ قرآن ـــ ایک نہایت بابرکت کام

کبھی آپ نے کسی ویران گھر کو دیکھا ہے؟ کتنا خوفناک اور بھیانک منظر پیش کرتا ہے اس کا اندرونی حصہ بھی اور بیرونی بھی......... لوگ اس کے پاس سے بھی نہیں گزرتے....... کچھ ایسے ہی ویران گھروں کی مانند وہ لوگ بھی ہوا کرتے ہیں کہ جن کے دل و دماغ کے کسی حصہ میں بھی قرآن کریم محفوظ نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔" (ترمذی فضائل القرآن)

بہت ہی قابل فکر لمحہ ہے ہم سب کیلئے....... خاص طور پر ہمیں یہ خیال کرنا چاہئے کہ کیا ہمیں اور ہمارے بچوں کو قرآن کریم کا کچھ حصہ زبانی یاد ہے کہ نہیں!!؟ حفظ قرآن کی تحریک سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الثالث نے بھی فرمائی اور اس کا ایک طریق یہ پیش فرمایا کہ دوست ایک ایک پارہ حفظ کریں۔ حفظ قرآن کی برکت اور افادیت و اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مرتبہ فرمایا:۔

"ایک بات جو میں نے محسوس کی ہے قرآن مجید کی چھوٹی سورتیں یا بعض آیات یاد کرنیکی طرف توجہ ہی نہیں ہے اور قرآن کریم کے حفظ کا رواج اٹھ گیا ہے۔ ہر احمدی بچے و بچی کو اس عمر میں اچھے تلفظ کے ساتھ بہت سی آیات یاد ہونی چاہئیں۔ پھر جس کی آواز اچھی ہے وہ بغیر قرآن سامنے رکھے اسے پڑھے۔ لیکن یہ رواج بالکل ختم ہو رہا ہے اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔"

(ارشاد حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ 19 مئی 1996ء)

اسی طرح ایک اور موقع پر جرمنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی کہ:۔

"بچوں کو خصوصیت سے اور بڑوں کو بھی وہ آیتیں یاد کرلینی چاہئیں جن کی نمازوں میں میں تلاوت کرتا ہوں اور اکثر میں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بدل بدل کر تلاوت کرتا ہوں۔ یہ آیتیں جو میں نے چنی ہیں کسی مقصد کیلئے چنی ہیں۔...." (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 جون 1996ء)

پس ان مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں حفظ قرآن کی برکت اور اس کی اہمیت و افادیت بخوبی واضح ہو رہی ہے۔ لہٰذا ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی حفظ قرآن اور کم از کم قرآن مجید کی ان آیات اور سورتوں کو حفظ کرنے اور کروانے کی تحریک و ترغیب کا آغاز کریں جو حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں۔ بے شمار برکتوں کا موجب ہو گا ہمارا یہ کام۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔ قارئین کی سہولت کی خاطر ان سورتوں اور قرآنی آیات کی فہرست پیش کی جا رہی ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بالعموم نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں۔

⊙ سورۃ فاتحہ ⊙ سورۃ البقرہ آیات نمبر 1 تا 17، 256 تا 285، 285 تا 287 ⊙ سورۃ آل عمران 26 تا 28، 191 تا 195 ⊙ سورۃ الانعام 96 تا 101، 102 تا 109 ⊙ سورۃ الرعد 9 تا 14، ⊙ سورۃ النحل 67 تا 71 ⊙ سورۃ بنی اسرائیل 79 تا 85، ⊙ سورۃ الکھف 1 تا 11، 103 تا 111 ⊙ سورۃ الاحزاب 70 تا 74 ⊙ سورۃ حم السجدۃ 31 تا 33، 34 تا 36 ⊙ سورۃ الحشر 25 تا 29 ⊙ سورۃ الصف 1 تا 15، ⊙ سورۃ الجمعہ 1 تا 12 ⊙ سورۃ المنافقون 1 تا 12، ⊙ سورۃ الملک 1 تا 5 یہ سورتیں مکمل:۔ سورۃ البروج، الطارق، الاعلیٰ، الغاشیہ، الم نشرح، التین، القدر، الزلزال، القارعہ، التکاثر، العصر، الھمزۃ، الفیل، القریش، الماعون، الکافرون، النصر، اللھب، الاخلاص، الفلق، الناس

معارف القرآن

خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مجھے ایک حکایت یاد آگئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اعرض عن الجھلین کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں' بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۹۹ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ)

عرفانِ حدیث

(۲۳) از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روحانی نہر

(مکرم عبد السمیع خان صاحب)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ اَرَءَیْتُمْ لَوْ ان نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَایَا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوت الخمس کفارة)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے دروازے کے آگے سے نہر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ نہائے تو اس شخص کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کی اس پر کوئی میل نہیں رہے گی۔ حضورؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

تشریح:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس میں کچھ باتیں توجہ طلب اور تشریح طلب ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اگر گھر کی پڑھی جانے والی نمازیں مراد ہوتیں تو اس پر یہ مثال صادق نہیں آتی کہ جس کے گھر کے پاس ایک دائم نہر بہہ رہی ہو اور پانچ وقت وہ اس میں غوطے لگائے۔ اس سے میرے نزدیک اولین مراد یہ ہے کہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی گئی ہے۔ یعنی ایک ایسا شخص جس کے قریب ہی مسجد موجود ہو وہاں پانچ وقت جا کر روحانی غوطہ زنی کر سکے اور مسجد میں جا کر باجماعت نماز میں اپنے روحانی جسم کو خوب نہلائے دھلائے کیا ممکن ہے کہ ایسے شخص پر کوئی میل رہ جائے؟ اگر اس مثال کو نماز باجماعت پر ممتد نہ کریں تو پھر سقم یہ دکھائی دے گا کہ ہر گھر میں، ساتھ کونسی نہر بہتی ہے۔ نہانا تو وہ گھر کے اندر ہی ہے تو پھر یوں گھر میں سے نہر گزر رہی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ روایت بیان کرنے والے اسی روایت کے ایک حصے میں بعض لفظ بھول جاتے ہیں اور مضمون کا ایک حصہ ایک اور طرف اشارہ کرتا ہے اور دوسرا حصہ ایک دوسری طرف اشارہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پہلا حصہ بالکل واضح ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں۔ اگر کسی کے گھر کے پاس نہر بہہ رہی ہو اور وہ گھر سے نکل کر اس نہر میں جائے، وہاں غوطہ زنی کرے تو ایسے شخص کو جو فرحت محسوس ہو سکتی ہے اور جس طرح اس کے جسم کے داغ دھل جائیں گے یہ بات ہمیشہ اسے تازہ دم رکھے گی اس کا جسم صاف ستھرا اور پاکیزہ رہے گا یہ اس روحانی حسن کی طرف اشارہ ہے جو مسجد میں جا کر ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد جو یہ فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ مراد یہ تھی یا غالباً روایت کرنے والے سے چوک ہوئی یا رسول اللہ ﷺ نے یہ توقع رکھی کہ از خود لوگ سمجھ جائیں گے کہ اس سے کیا مراد ہے یہی مثال پانچ باجماعت نمازوں کی ہے۔ اگر لفظ "باجماعت" اس میں داخل کر دیں یا داخل سمجھ لیں تو مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے مزید غور کیا تو مجھے معلوم یہ ہوا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا اور وہ اہم نمازیں جن میں عورتیں باجماعت شرکت کر سکتی تھیں۔ مثلاً جمعہ کی نماز یا صبح کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ کی خواتین مبارکہ گھر میں بیٹھ کر باجماعت نماز نہیں پڑھا کرتی تھیں، مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھتی تھیں۔ جمعہ کے دوران بھی ایسا انتظام تھا کہ ان کے لئے الگ جگہ مقرر تھی جہاں وہ بے جھجک نماز پڑھ سکتی تھیں اور مردوں کی نظر چونکہ وہ پیچھے ہوتی تھیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں پڑ سکتی

تھی' مرد اپنی توجہ سامنے رکھتے تھے عورتیں پیچھے بیٹھی ہوتی تھیں اور جب خواتین اس حصے سے باہر نکل جاتیں تب مرد واپس لوٹا کرتے تھے۔ تو پردے کے مختلف انتظامات ممکن ہیں۔ آج کل ہم (بیت الذکر) کے ایک حصے میں پردہ ڈال دیتے ہیں' ایک طرف مرد بیٹھ جاتے ہیں ایک طرف عورتیں' تو جو صورت بھی آپ اختیار کریں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں جو عملاً آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کی خواتین مبارکہ کی زندگی کا نقشہ تھا وہ یہی تھا کہ باجماعت نمازوں میں اپنے گھر کو مسجد نہیں بناتی تھیں بلکہ باجماعت نماز میں گھروں سے نکل کر ساتھ مسجد میں داخل ہوا کرتی تھیں اور ایسی روایتیں بکثرت ہیں کہ ان کے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ یہ مسلمہ روایتیں ہیں تمام امت مسلمہ ان سے واقف ہے۔

پس دو نمازیں خصوصیت سے اس موقع پر قابل توجہ ہیں ایک جمعہ کی نماز اور ایک صبح کی نماز۔ ان دونوں نمازوں میں عورتوں کو حق ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں' اپنی نسوانی حوائج کے پیش نظر وہ جو چاہیں طریق اختیار کریں ان سے پوچھا نہیں جاسکتا کہ فلاں نماز میں کیوں نہیں آئیں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جن کو ان کا نفس اس بات پر ابھارے کہ باوجود اس کے کہ یہ نفلی کام ہے میں (بیت الذکر) میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کروں ان کے لئے انتظام ضروری ہے۔ پس یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ عورتوں کیلئے فرض نہیں ہے کہ وہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھیں' عورتوں پر فرض نہیں ہے کہ وہ صبح کی نماز باجماعت ادا کریں لیکن یہ ایک نفلی کام ہے جس میں ان کو از خود یہ خواہش پیدا ہو سکتی ہے کہ یہ نماز بہت اعلیٰ درجے کی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور اس پہلو سے ہمیں چاہئے کہ اس نماز میں شامل ہوں۔

اس مضمون میں اور بھی حدیثوں پر تفحص کیا تو یہ بات مجھ پر کھل گئی اور اس کے پیش نظر میں نے اپنے گھر کے ایک طریق کو اب بدل لیا ہے۔ بعض خواتین شاید حیران ہونگی کہ میں نے کیوں ان کا گھر میں اوپر جمعہ کی نماز کیلئے آنا بند کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ رواج تھا کہ جمعہ کی نماز پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہمارے گھر میں اوپر ایک کمرے میں نماز میں شامل ہونے کا انتظام موجود تھا۔ میری بچیاں بھی اور بعض آنے والے مہمان بھی وہاں اکٹھے ہو کر میرے پیچھے باجماعت جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی یہ مسلسل دستور تھا' اگر کوئی چاہے تو پڑھ لے۔ اس حدیث پر غور کرنے کے نتیجہ میں میں نے اس فیصلے کو بدل دیا ہے۔ یہ گھر ایسا ہے جس کے ساتھ نہر بہتی ہے یعنی نیچے باقاعدہ باجماعت نماز کا انتظام ہے اور دور دور سے خواتین آتی ہیں۔ تو جن کے گھر کے ساتھ بہتی ہو ان کا اولین فریضہ ہے کہ گھر چھوڑ کر نیچے اتریں اور باجماعت نماز میں اسی طرح حصہ لیں جیسے دوسری خواتین باجماعت نماز میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اب میں نے اس دستور کو بدل دیا ہے اور آنے والے مہمانوں کو جو پہلے یہاں آیا کرتے تھے ان سے درخواست کی ہے کہ بے شک ہمارے گھر تشریف لائیں مگر نماز پڑھنی ہو تو نیچے جائیں۔ میری بیٹیاں بھی نیچے اتریں گی اور سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں گی۔

اس میں ایک دوسری حکمت یہ پیش نظر ہے کہ اگر کسی جگہ باجماعت نماز کا انتظام ہے تو اہل خانہ کا یہ حق نہیں ہے کہ بعض کو اجازت دے اور بعضوں کو نہ اجازت دے۔ ایسی صورت میں وہ کمرہ یا وہ جگہ جو اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ اللہ کے لئے ایک عبادت گاہ کا مقام اختیار کرلیتی ہے۔ المساجد لله بیوت الذکر الله کے لئے ہیں۔ پس اگر وہاں باجماعت نماز اس طرح ہو رہی ہے کہ گویا یہ بیوت الذکر کے قائمقام بن گئی تو پھر مجھے یا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ دروازے پر پہرے دار کھڑے ہوں اور کہیں کہ یہ بیوت الذکر خاص خواتین کیلئے ہے وہی آسکتی ہیں اور عام خواتین کو یہ حق نہیں اور اسی طرح مردوں کو نہ سہی بچوں کو حق نہیں کہ وہ یہاں آئیں۔ اس لئے یہ سارا دستور غلط تھا اور نیک نیتی پر مبنی تھا مگر تفحص کے بعد جو بات نکلی وہ یہ نکلی جو اب میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

پس اپنے گھروں میں اگر آپ نے باجماعت نماز کے لئے انتظام کرنا ہے' جیسا کہ میری ہدایت پر بہت سے جرمن گھروں میں یہ انتظام ہے تو یاد رکھیں کہ پھر اس جگہ کو غیروں کیلئے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اندرونی نماز ہے تو وہ اور رنگ کی نماز ہے۔ ایک خاندانی نماز ہے جو آپ مل کر پڑھ سکتے ہیں لیکن اسے باجماعت نماز کا حقیقی قائم مقام قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک وہ جگہ سب کے لئے کھلی نہ ہو۔ پس اس پہلو سے احباب اس صورت حال کو پیش نظر رکھیں۔ جن گھروں میں بھی باجماعت نماز کا ان معنوں میں انتظام ہے کہ علاقے

بقیہ صفحہ 24 پر

ربّا ساڈا چانن گھلدے

کدھرے نہ پیندیاں دسّاں
وے پردیسیا تیریاں
کاگ اُڈاواں، شگن مناواں
وگدی وا دے ترلے پاواں
تیری یاد پوے تے رواں
ترا ذکر کراں تے ہسّاں
کدھرے نہ پیندیاں دسّاں
وے پردیسیا تیریاں
درد نہ دسّاں گھُلدی جاواں
راز نہ کھولاں مُکدی جاواں
کس نوں دل دے داغ وکھاواں
کس در اَگے جھولی ڈاواں
وے میں کس واں دامن کھسّاں
کدھرے نہ پیندیاں دسّاں
وے پردیسیا تیریاں
شام اُڈیکاں، فجر اُڈیکاں
آکھیں تے ساری عمر اُڈیکاں
آنڈ گوانڈھی دیوے بلدے
ربّا ساڈا چانن گھلدے
جگ وسدائے میں وی وسّاں
کدھرے نہ پیندیاں دسّاں
کدھرے نہ پیندیاں دسّاں
وے پردیسیا تیریاں

(فیض احمد فیض از "نسخہ ہائے وفا" صفحہ ۵۸۹، ۵۹۰)

یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اُتار کر دیکھو

(مرتبہ مکرم راجہ برہان احمد صاحب)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات اور دیگر پروگرام مثلاً ترجمۃ القرآن' ملاقات اردو کلاس اور ہومیو پیتھی کلاس' مستقل پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات اور علم و معرفت سے پر قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ و تشریح اور دین و دنیا میں راہنمائی پر مبنی سوالات و جوابات کے پروگرام ملاقات اور دیگر پروگرام ہفتہ بھر دیکھنے اور سنے جاتے ہیں۔ ان کا خلاصہ اور ایک جھلک ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ادارہ خالد ماہ فروری کے ان پروگراموں کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ قارئین کے لئے شائع کر رہا ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ تمام احمدی نوجوانوں کو ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

خطبات جمعہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ 30 جنوری 1998ء)

جب بھی تمہیں خدا کے ذکر کیلئے بلایا جائے تو سب چیزیں چھوڑ دیا کرو اور اس آواز پر لبیک کہا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں ارشاد فرمایا۔ جہاں عید الفطر کی غرض سے دور دور سے احباب جماعت کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ آج عید کی نماز' خطبہ عید الفطر اور دیگر پروگراموں کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ نے مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد' تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورہ الجمعہ کی آیات 10 اور 11 یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَ اذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تلاوت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ دو آیات کریمہ جو سورۃ الجمعہ سے لی گئی ہیں آج کے میرے اس خطبے کا موضوع یہی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہ جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے لپکو وَ ذَرُوا الْبَیْعَ اور ہر قسم کی تجارت کو لین دین کو ترک کر دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حضور نے فرمایا یہاں جمعہ کا ہر مفہوم مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی جمعہ کا زمانہ ہے پہلوں کے دوسروں سے ملنے کا زمانہ ہے۔ وقف زندگی کی تحریک بھی اسی میں داخل ہے۔ جب بھی تمہیں خدا کے ذکر کی خاطر بلایا جائے تو سب چیزیں چھوڑ دیا کرو اور اس آواز پر لبیک کہا کرو اور ظاہری معنوں میں بھی یہی حکم ہے جیسا کہ بعد میں فرمایا فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض نماز پڑھی جا چکے تو

پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم زمین پر پھیل جایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈو اور بکثرت اس کا ذکر کیا کرو۔

حضور نے فرمایا پس آج کی نصیحت یہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اب جب پھیلیں گے اور عید کی دوسری خوشیاں منائیں گے۔ واذکروا اللہ کثیرا کو یاد رکھیں۔ ذکر الٰہی کا وقت ختم نہیں ہوا بلکہ جمعہ کے ساتھ جاری ذکر ہے جو جمعے کے وقت بند نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور جہاں بھی جس حال میں بھی ہم ہوں ذکر الٰہی کو بلند کرنے والے ہوں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء)

وہ لوگ جو اپنے جتھوں پر فخر کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی فکر کریں یہ نہ ہو کہ ان کے جتھے سارے کے سارے خدا کے حضور رد کر دیئے جائیں

آج ساری دنیا میں جو بحران پیدا ہو رہے ہیں انکے ذمہ دار حد سے زیادہ عیاشی میں زندگی بسر کرنیوالے ہیں

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت ۱۰۶ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ...... الخ) کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا کہ اے مومنو! اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کی گمراہی کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اس عہدہ پر ہے اور اس میں یہ نقائص ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ فلاں اچھا قابل آدمی تھا مگر اسے باہر نکال دیا گیا یا عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ جنہیں نکال دیا جاتا ہے یا جو عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود اپنے کردار کی حفاظت نہیں کرسکتے وہ تمہارا نقصان نہیں کرسکتے اگر تم ہدایت پر قائم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے جتھوں پر فخر کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی فکر کریں۔ یہ نہ ہو کہ ان کے جتھے سارے کے سارے خدا کے حضور رد کر دیئے جائیں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۹۸ء)

شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے اور اس سے بچنے کا راز ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا کی دعا میں ہے

یہ عزم لے کر (دعوت الی اللہ) کی راہ میں سفر کریں کہ ہمارے بیان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے

جب دشمن آپ کی بات نہیں مانے گا تو آپ کیلئے ضروری ہے کہ اس کے نہ ماننے کا غم محسوس کریں اور غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل کریں۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ الاعراف کی آیات ۱۵ تا ۲۴ تلاوت فرمائیں۔ پھر فرمایا بعض باتیں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ حضور نے ان آیات میں مذکور مضامین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو مکالمہ ہوا ہے اور جب شیطان کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ

قرار دیا ہے تو اس نے کہا کہ میں صراط مستقیم پر بیٹھ کر تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ شیطان بیٹھتا ہی صراط مستقیم پر ہے۔ جو ٹیڑھی راہوں پر چل رہا ہو وہ تو پہلے ہی بہکا ہوا ہے۔ شیطان کو کیا ضرورت ہے کہ اسے گمراہ کرے۔ شیطان صراط مستقیم پر ہر بھیس میں آتا ہے۔ ہر پہلو سے حملہ آور ہوتا ہے۔ چنانچہ شیطان نے کہا کہ میں ان کے سامنے سے بھی آؤں گا' ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں کھول کر تنبیہ کر دی گئی تھی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اسے دشمن کے طور پر پکڑو۔ یہ کھلی کھلی تنبیہ اتنی وضاحت' اس قدر تسلسل اور ربط کے ساتھ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔ شیطان دھوکہ کرتا ہے اور آپ کا دشمن ہے۔ یہ پہلی تنبیہ ہے جو انسان کو کی گئی مگر الا ماشاء اللہ سب نے دھوکہ کھایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ شیطان سے بچنے کا راز ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ ربنا ظلمنا انفسنا یہی دعا آج بھی ہمارے لئے شیطان سے بچنے یا شیطان کے زخموں سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے ہمارے کام آسکتی ہے۔ حضور نے آیت قرآنی کے حوالہ سے بتایا کہ شیطان اس انتظار میں رہتا ہے کہ لوگوں کے درمیان تفریق پیدا کرے سارے جھگڑے بری باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مبارک کے حوالہ سے حضور نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا اور بتایا کہ اچھی باتوں کی طرف بلانا لازم ہے۔ اس سے انحراف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ جب آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو اپنے پرائے سب دشمن ہو گئے مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عزم لے کر تبلیغ کی راہ میں سفر کرنا ہے لیکن اس شعور کے ساتھ کہ ہمارے بیان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امید ظاہر فرمائی کہ احباب ان باتوں کو دل سے باندھ لیں گے۔ اللہ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۰ فروری ۱۹۹۸ء)

اللہ پر سچا ایمان ہو تو شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے

ہماری جماعت کیلئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے

تشہد' تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸۶ تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا اور فرمایا کہ یہ آیت کریمہ زندگی اور موت کا فلسفہ بیان فرما رہی ہے۔

گزشتہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ' حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرما رہے تھے۔ چنانچہ جہاں سے مضمون کو چھوڑا تھا وہیں سے اس کا آغاز کرتے ہوئے۔ حضور انور نے ان ارشادات عالیہ کی ضروری تشریح و تفسیر کے بیان کو آگے بڑھایا اور بتایا کہ ایمان کوئی ایسی چیز نہیں جو دور کا واہمہ ہو۔ اللہ پر سچا ایمان ہو تو اللہ آپ کی ذات میں سکونت پذیر ہو جاتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اور اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شخص اس دنیا میں شیطان کے ہاتھوں مرے گا یا اپنی مرضی سے اللہ کی خاطر اپنے نفس پر ایک موت وارد کرے گا۔ یہ ایسا مقدر عمل ہے جس سے کوئی شخص مستثنی نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ارشادات اور نہایت پر حکمت نصائح کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے۔ ان نصائح کو غور سے سنیں۔ خصوصاً آپ کے ملفوظات کی ایک جلد کا مطالعہ بلکہ بعض اوقات ایک فقرہ ہی انسان کی ساری زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مغربی قوموں کی ظاہری بڑائی سے متاثر نہ ہوں۔ آج ساری دنیا کی قیادت بدنصیبی سے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کا ہر فیصلہ خدا کے تعلق سے عاری ہوا کرتا ہے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتا کہ ان کا فیصلہ خدا کو راضی کرنے والا فیصلہ ہے یا خدا کی ناراضگی مول لینے والا فیصلہ ہے۔ نیکی سیکھنی ہے تو رسول اللہ ﷺ کے طریق سے سیکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "ہماری جماعت کیلئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:۔

"تازہ معرفت" میں ایک بڑا دلچسپ مضمون یہ ہے کہ اللہ اس جماعت کو نئے نئے نکات ہمیشہ سمجھاتا رہتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ تازہ معرفت ایک چیز کی تازہ پہچان سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض دفعہ نشان کے طور پر آسمان سے اترتی ہے۔ اگر ایک شخص اللہ سے تعلق رکھتا ہے تو لازم ہے کہ اس پر تازہ معرفت اترے۔

(بالترتیب الفضل انٹرنیشنل ۱۳ تا ۱۹ فروری، 2۔ ۲۰ تا ۲۶ فروری، 3۔ ۲۷ فروری تا ۵ مارچ، 4۔ ۵ تا ۱۲ مارچ ۱۹۹۸ء)

بچوں کی اردو کلاس

ماہ فروری میں بچوں کی اردو کلاس یکم، ۷، اور ۱۴، فروری کو نشر کی گئی۔ یکم تاریخ کو نشر کی جانے والی کلاس ۳۱ جنوری ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ ہوئی تھی۔ ۷ تاریخ کو نشر کی جانے والی کلاس اسی روز ریکارڈ کی گئی تھی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس پروگرام کی خصوصیت مختلف زبانوں میں لا الہ الا اللہ کا نغمہ ترنم کے ساتھ تھی۔ اسکے علاوہ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان اور عید کے متعلق ایک Quiz contest بھی ہوا۔ ۱۴، فروری بروز ہفتہ کو نشر ہونے والی بچوں کی کلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد نئے بچوں کو اس کلاس میں باقاعدہ شامل کیا گیا اسکے علاوہ ایک بچے نے عید کے موضوع پر انگریزی میں نظم پیش کی اور اسی طرح ایک بچی نے "میں نے عید کیسی منائی" کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ آخر میں بچیوں کے ایک گروپ نے نعت ترنم سے سنائی۔

ہومیو پیتھی کلاس

۲۰ فروری تک ۲، ۵، ۹، ۱۲، ۱۶ اور ۱۹ تاریخ کو ہومیو پیتھی کلاس نشر کی گئی جو بالترتیب کلاس نمبر ۹۷، ۹۸ "ریکارڈ شدہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۵ء" ۹۹ "ریکارڈڈ ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء" ۱۰۰، ۱۰۱ "ریکارڈڈ ۸ اگست ۱۹۹۵ء" اور ۱۰۲ "ریکارڈڈ ۹ اگست ۱۹۹۵ء" تھی۔

مجلس سوال و جواب:۔ مجلس سوال جواب ۶، ۸، ۱۳، ۱۵ اور ۲۰ فروری کو مختلف زبانوں کے احباب سے ہوئی۔

6 فروری:۔ یہ مجلس فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ہوئی۔ جو ۱۳ جولائی ۱۹۹۷ء کو ریکارڈ کی گئی۔ اس مجلس میں جو اہم سوالات پوچھے گئے وہ یہ تھے۔

☆ سائنس دان کہہ رہے ہیں کہ مریخ پر زندگی کے آثار پائے گئے ہیں اس میں کس حد تک سچائی ہے قران مجید کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے؟

☆ کیا سلطان صلاح الدین ایوبی کو خدا تعالیٰ کی رہنمائی حاصل تھی؟

☆ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم سکول میں دوسرے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو کس طرح احمدیت سے متعارف کرائیں؟

☆ کیا حضرت آدم عربی زبان بولتے تھے؟

☆ Evolution کے بارہ میں اسلام اور قران کہاں تک سائنس کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں؟ ۸ فروری:۔ یہ مجلس انگریزی دان زائرین کے ساتھ تھی اہم سوالات جن کے جوابات حضور انور نے تفصیل سے دیئے یہ تھے۔

☆ امریکہ اور برطانیہ عراق پر فوجی حملے کا گرما گرم پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور روس کے صدر یلسن نے کہا ہے کہ عراق پر حملہ تیسری عالمی جنگ پر منتج ہو سکتا ہے۔ حضور انور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

☆ جونیئر سکولوں میں عیسائی تہوار منائے جاتے ہیں لیکن بانیان مذاہب کے تہوار نہیں منائے جاتے۔ کم از کم مسلمانوں کو اپنے تہواروں کی کوشش کرنی چاہئے؟

☆ مغربی افریقہ میں مائیں بیٹیوں کی شادی بیاہ کے سلسلے میں سختی کے ساتھ اپنی مرضی ٹھونستی ہیں اور حدیث "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے" کا سہارا لیتی ہیں؟

☆ آج کل سیاسی لیڈروں کی پرائیویٹ زندگیوں پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟

☆ حال ہی میں ایک عورت کو پھانسی دی گئی ہے۔ کیا عورت کو بھی پھانسی دی جاسکتی ہے؟

☆ خوابوں کی کیا اہمیت ہے؟

☆ عید مختلف دنوں میں کیوں منائی جاتی ہے؟

☆ آنحضرت ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کیوں کی حالانکہ آپ تلوار اٹھانے کے خلاف تھے؟

☆ اگر ایک احمدی دوسرے احمدی کے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی کرے تو اسے کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

13 فروری:۔ جمعہ المبارک کے روز حضور انور کے ساتھ فرنچ بولنے والے زائرین کے سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ یہ پروگرام اسی روز سٹوڈیو میں ریکارڈ کیا گیا اس میں کئے جانے والے سوالات یہ تھے۔

☆ حضور کی نظم "گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے" میں "آپ کے لئے" سے کون مراد ہیں؟

☆ دنیا میں Folk Songs اور Folk Dances ہوتے ہیں تو کیا مسلمان ہو جانے کے بعد ان کو چھوڑنا پڑے گا؟

☆ اسلام میں عورتوں کی الگ مجالس کے موضوع پر اسلامی دلائل کسی غیر احمدی کے سامنے پیش کئے گئے تو وہ مطمئن نہیں ہوئے۔ کیا حضور کچھ مزید سمجھا سکتے ہیں۔؟

☆ عراق کی موجودہ صورت حال کے بارے میں حضور انور کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ ایک یہودی Rabbai کا مضمون اخبار میں دعا کے نہ سنے جانے کے بارے میں چھپا ہے؟

☆ کیا اسلامی معاشرہ میں تھیٹر اور سینما وغیرہ کی کوئی گنجائش ہے؟

☆ Dead Sea Scrolls کے بارے میں اور یہ کہ ان کا کیا پیغام ہے اور وہ کس طرح ہمارے علم میں اضافہ کرتے ہیں پر سوال کیا گیا۔

☆ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے تسبیحات گن گن کر نہ کیا کرو لیکن رکوع و سجود میں تین دفعہ ہم تسبیح کرتے ہیں؟

15 فروری:۔ اس روز انگریزی بولنے والے احباب سے مجلس سوال و جواب نشر ہوئی جس کے سوالات یہ تھے۔

☆ .... رمضان کے بعد نماز میں پھر خیالات وغیرہ کا ہجوم ہونے لگا ہے؟

☆ اس مغربی معاشرے میں روحانی زندگی کیلئے سب سے زیادہ کیا چیز ضروری ہے؟

☆ اگر خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے تو خدا کو کس نے پیدا کیا؟

☆ کیا انسان گنہگار پیدا کیا گیا؟

☆ عام الفیل میں غیر معمولی واقعہ ہوا تھا؟

☆ کسی پادری نے کہا ہے کہ قرآن اور بائبل Over Lapping کتابیں ہیں۔

20 فروری:۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ یہ مجلس سوال و جواب ۱۶ فروری کو ریکارڈ ہوئی اور اس روز پہلی بار نشر کی گئی۔ اس کے سوالات یہ تھے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہن بھائی تو تھے کیا ان کے اہل و عیال بھی تھے؟

☆ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں امن کی کوششیں آگے نہیں بڑھ رہیں۔ اسکی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

☆ سوال کیا گیا کہ فری میسنز کیا ہیں؟

☆ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونے میں کتنا وقت لگے گا اور انبیاء کی وہاں کس طرح پہچان ہوگی؟

☆ ایک سکول میں سات کلمے سکھائے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہیں روزانہ پڑھا جائے۔ کیا یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے؟

☆ Preservation of Species کے متعلق سوال کیا گیا؟

☆ بعض نفسیاتی طور پر مریض بچے توڑ پھوڑ کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں کیا انہیں توڑ پھوڑ کی کھلی چھٹی ہونی چاہئے؟

ان میں سے دو سوالوں کے جواب قارئین کیلئے پیش ہیں۔

سوال:۔ آج کل سیاسی لیڈروں کی پرائیویٹ زندگی پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے یہ کہاں تک مناسب ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ سوسائٹی میں منافقت کا نتیجہ ہے اکثر ایسی ہی زندگیاں گزار رہے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے۔ اگر آپ Aids ہی کا مطالعہ کریں تو یہ بھی اپنے ساتھیوں سے بے وفائی کا نتیجہ ہے۔ سیاسی لیڈر سیاسی فائدہ حاصل کرنے کیلئے راز کو اچھال رہے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے ہاں کوئی اخلاقی اصول نہیں ہے۔ امریکہ میں پہلے بھی کلنٹن کی زندگی کوئی راز نہ تھی لیکن اب کچھ سیاسی لیڈر اس کے خلاف ہو گئے ہیں۔ تمام امریکنوں کو صدر کے حالات معلوم ہیں اور ہر دفعہ شور و غوغا کے بعد وہ پہلے سے بھی زیادہ ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ حال ہی میں ایک عورت کو پھانسی دی گئی۔ کیا عورت کو بھی پھانسی دی جا سکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیوں نہیں، مرد سے مساوات کا دعویٰ ہے تو پھر اس میں بھی مساوات برقرار رہے گی۔ اس پر مزید کہا کہ اس عورت نے Repent اور Remorse کا اظہار کیا تو پھر کیوں معاف نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی ملزم جلد نہیں پکڑا جاتا اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو اسے پکڑنے کا حق نہیں لیکن اگر دوسری پارٹی اسے معاف نہ کرے تو قانون کی پیروی کی جائے گی۔ اگر وہ بھی جذبہ م کے تحت قانون کا نفاذ چاہتا ہے تو قانون جاری کیا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ کی گلیاں ایسے مجرموں سے بھری پڑی ہیں ان کا کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ یہ صرف شو بازی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن ۵ فروری تا ۲ مارچ)

ترجمۃ القرآن کلاس

⊙ منگل 17 فروری ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر 229 میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین کی آیت 21 کے مضمون کی تشریح فرمائی۔ گزشتہ چند آیات سے ایک بستی والوں کا ذکر چل رہا تھا جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے دو رسول بھیجے جنہیں ان بستی والوں نے جھٹلا دیا پھر خدا تعالیٰ نے ایک تیسرے رسول کے ذریعہ ان دو کی مدد کی جنہوں نے اس قوم سے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول ہو کر آئے ہیں مگر ان لوگوں نے ان رسولوں کی بات نہ مانی اور تکذیب سے کام لیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں مختلف مفسرین اور علماء میں اختلاف ہے کہ "اصحابہ القریہ" سے کیا مراد ہے اور وہ تین رسول کون سے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ سارا بیان ہے جو ایک ہی بستی سے تعلق رکھتا ہے اور جو دو رسول بھیجے گئے تھے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت ھارون علیہما السلام ہیں اور تیسرا وہ ہے جس کا نام قرآن کریم نے نہیں لیا اور اسے مخفی رکھا ہے...... ہمیں ان کے نام کے پیچھے زیادہ پڑنے کی ضرورت نہیں۔ قرآنی بیان سے واضح ہے کہ وہ بھی رسول تھے اور خدا تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ "اقصا المدینۃ" سے ایک شخص کے آنے اور حضرت موسیٰ کے فرعون اور اس کے ساتھیوں کے بد ارادے سے خبردار کرنے کا ذکر ملتا ہے وہ الگ واقعہ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہونے سے پہلے کا ہے۔ وہ شخص فرعون کی قوم کا ایک معزز آدمی تھا جس کی فرعون کے محلات و دربار وغیرہ میں رسائی تھی اور وہ اپنا ایمان چھپاتا تھا۔ لیکن سورۃ یٰسین کی اس آیت میں جس "رجل" کا ذکر ہے وہ خدا تعالیٰ کے ایک رسول تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ رسول تھے جنہوں نے قارون کو اس ظالمانہ حرکات پر متنبہ کیا تھا قارون جو قوم موسیٰ سے تعلق رکھتا تھا ایک الگ بستی میں رہتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان آیات کے مضامین کو اگر استعارہ کے طور پر لینا ہے تو پھر بستی سے مراد مکہ ہوگی اور ان کی طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا بطور رسول آنا مراد ہوگا......" (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن صفحہ ۱، ۲ ۳ تا ۱۲ مارچ ۹۸ء)

ترجمۃ القرآن کلاس:۔ ۲۰ فروری تک ۳، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۷ اور ۱۸ تاریخوں کو یہ نشر کی گئی۔

3 فروری:۔ اس دن کلاس نمبر ۲۲۵ نشر ہوئی جو سورۃ سبا کی آیت نمبر ۳۹ سے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۵ تک تھی۔

4 فروری:۔ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۲۶ نشر ہوئی جو سورۃ فاطر کی آیت نمبر 5 سے 25 تک تھی۔

10 فروری:۔ سورۃ فاطر کی آیت نمبر 25 تا 44 تک نشر کی جانے والی اس ترجمۃ القرآن کلاس کا نمبر ۲۲۷ تھا۔

11 فروری:۔ یہ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۲۸ سورۃ الفاطر کی آیت نمبر ۴۵ سے شروع ہوئی اور سورۃ یٰسین کی آیت نمبر ۲۱ تک گئی۔

17 فروری:۔ بروز منگل نشر ہونے والی یہ کلاس نمبر 229 تھی جس کا آغاز سورۃ یٰسین کی آیت 21 سے ہوا اور اس کا اختتام سورۃ یٰسین کی ہی آیت نمبر 46 پر ہوا۔

18 فروری:۔ کلاس نمبر 230 جو براڈکاسٹ کی گئی سورۃ یٰسین کی آیت نمبر 46 سے آیت نمبر 74 پر مشتمل تھی۔

ایک تم ہی نہیں مہمان تو سارے ہیں وہی

(مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب۔ ربوہ)

چودہ اگست والے دن پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر گھوڑدوڑ گراؤنڈ میں خدام الاحمدیہ مقامی نے ایک پروقار تقریب منعقد کی۔ جس میں رکشہ ریس، تانگوں کی دوڑ، گھوڑدوڑ اور نیزہ بازی وغیرہ کا انتظام تھا۔ اہل ربوہ نے اپنی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جوق در جوق شمولیت اختیار کی اور روایتی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ کئی سالوں کے بعد اس گراؤنڈ کے بھاگ جاگے۔ سبھی خوش تھے۔ خصوصاً بچے مگر بہت سارے بڑوں کے چہروں سے فرقت اور اداسی نمایاں تھی۔ بعض نوجوان تو جذبات کو مشکل سے دبائے ہوئے تھے۔ میں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو میری آنکھوں کے سامنے اس گراؤنڈ کی پرانی رونقیں تازہ ہو گئیں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں دو خلفاء کو اجتماعات اور گھوڑدوڑ ٹورنامنٹ کیلئے آتے دیکھا۔ یادیں اس طرح ذہن پر چھا گئیں کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے تھے اس پر مستزاد یہ کہ وہ جانی پہچانی آوازیں آتش شوق کو اور بھی بڑھا رہی تھی۔ درد و کرب ایسا کہ بیان سے باہر۔ اسی کیفیت اور انہی سوچوں میں گم زمین پر بیٹھ گیا۔

درخت کٹ گیا لیکن وہ رابطے ناصر ۔۔۔ پرندے رات بھر زمین پر بیٹھے رہے

مجھے اس حالت میں بیٹھے دیکھ کر ایک بچے نے کہا آپ نیچے بیٹھے ہیں وہاں کرسیوں کا انتظام ہے اس معصوم کو کیا خبر اس بے خودی کا پس منظر کیا ہے۔ یہاں تو کئی دفعہ چاند اترتے دیکھا تھا۔

اب تک ہیں **آنگنوں** میں اجالے پڑے ہوئے

انہی یادوں سے تو ہم زندہ ہیں۔ بار بار ایک ہی مصرعہ کانوں میں گونجتا رہا۔

ایک تم ہی نہیں مہمان تو سارے ہیں وہی

وہی ماسٹر احمد علی صاحب ہلکے پھلکے انداز میں کمنٹری کرنے والے، سید خلیل احمد بھی وہی جو سبز جھنڈی لہرا کر گھوڑ سواروں کو طبع آزمائی کی دعوت دینے والے۔ گھوڑ سواروں میں سے بھی چند ایک شناسا مگر ایک نمایاں نام چچا اللہ داد وہی اس کی پر شوکت اللہ ہی اللہ والی صدا وہی طمطراق سبھی وہی چہرے وہی آوازیں اسی انداز کے نعرے سٹیج بھی اسی طرح سجا مگر جیسے بارات ہو دولہا کے بغیر

چند سال پہلے یہاں بڑی رونقیں لگتی تھیں۔ چک 9 شمالی پنیار، اونچا مانگٹ، تخت ہزارہ، قیصرانی، شاہسوار داد شجاعت یہیں دیتے رہے۔ مگر برا ہو اس تعصب کا کہ کھیلوں پر بھی قدغنیں لگادی گئیں۔ ربوہ کے جواں ہمت باسی ہر طرح سے آزمائے گئے۔

ہم پر پابندیاں لگیں۔ طرح طرح کے امتحانوں اور ابتلاؤں سے گزرے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ جذبات کی قربانی دی۔ مگر کوئی واویلا نہ ہوا۔ نہ سڑکیں بلاک کیں نہ ٹائر جلائے نہ توڑ پھوڑ نہ جلوس نہ دھمکیاں نہ پتھراؤ نہ قانون شکنی ایسا ہوتا بھی کیوں کیونکہ یہ سب کچھ تو خدا کی خاطر تھا اور ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے تعلیم بھی یہی دی ہے۔ کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو ۔۔۔ کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

بھلا ایسی پیاری تعلیم کے ہوتے ہوئے ہم کیوں بے صبری کا نمونہ دکھاتے اور دوسری بات یہ ہے کہ جن کے آباؤ اجداد نے اس ملک کی خاطر قربانیاں دیں۔ جانیں پیش کیں۔ وہ بھلا اس میں توڑ پھوڑ کیوں کرتے بنانے والے خود ہی اپنے ہاتھوں سے تو نہیں توڑا کرتے۔

سیرت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل....

(از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ)

نوٹ: سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل..... کی سیرت پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جماعت احمدیہ کے ستاسیویں (۸۷) جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو تقریر فرمائی۔

بشکریہ ماہنامہ "انصار اللہ" مئی 95ء

آغاز تعلق اور جذبہ محبت: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ریاست جموں و کشمیر میں شاہی طبیب تھے۔ ایک دن ریاست کے وزیر اعظم نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار پڑھنے کو دیا۔ جو آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد نشان نمائی کی عالمگیر دعوت کے لئے ایشیا، امریکہ اور یورپ کے تمام مذہبی عمائد اور منکرین کو بھجوایا تھا۔ وہ اشتہار پڑھتے ہی آپ عازمِ قادیان ہوگئے۔ حضرت اقدس کے رُخِ مبارک پر جب آپ کی نظر پڑی تو آپ کے الفاظ ہیں۔ "میں نے دل میں کہا۔ یہی مرزا ہے۔ اس پر میں سارا ہی قربان جاؤں۔ گویا وہی کیفیت ہوئی جیسے کسی نے کہا ہے ؎

عجب گیرندہ گام بود درعاشق روائی ہا
نگاہے آشنائے یار پوشد آشنائی ہا

پھر فرمایا:-

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا "میں ہوا خوری کے لئے جاتا ہوں کیا آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے" میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ دُور تک ساتھ چلے گئے۔ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ "امید ہے آپ جلد واپس آجائیں گے" حالانکہ میں ملازم تھا۔ اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ پھر میں واپس آیا اور ایسا آیا کہ پھر وہیں کا ہوگیا۔

اخلاص و وفا کا مثالی رنگ: ایک عربی تحریر میں آپ نے بیان کیا۔ "مجھے ایسے کامل مرد کے دیکھنے کا انتہائی شوق تھا۔ جو یگانہ روزگار ہو اور میدان میں تائیدِ دین اور

مخالفین کا منہ بند کرنے کے لئے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہونے والا ہو اسی اثنا میں مجھے حضرت سید الاجل اور بہت ہی بڑے علامہ اس صدی کے مجدد، مہدی زمان، مسیح دوران، مؤلف براہین احمدیہ کی طرف سے خوشخبری ملی۔ میں ان کے پاس پہنچا۔ تا حقیقتِ حال کا مشاہدہ کروں۔ میں نے فوراً پہچان لیا۔ یہی موعود حَکم و عدل ہے اور یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تجدیدِ دین کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور لبیک کہا اور اس عظیم الشان احسان پر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ اے ارحم الراحمین خدا تیری حمد اور تیرا شکر اور تیرا احسان ہے۔ کہ میں نے مہدئ زمان کی محبت کو اختیار کر لیا۔ اور آپ کی بیعت صدق دل سے کی۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کی مہربانی اور لطف و کرم نے ڈھانپ لیا۔ اور میں دل کی گہرائیوں سے ان سے محبت کرنے لگا۔ میں نے انہیں اپنی جائیداد اور اپنے سارے اموال پر ترجیح دی۔ بلکہ اپنی جان اپنے اہل و عیال اور والدین اور دوسرے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا۔ ان کے علم و عرفان نے میرے دل کو والا و شیدا بنا لیا۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے میرے لئے ان کی ملاقات مقدر فرمائی۔ اور میری یہ خوش بختی ہے۔ کہ میں نے انہیں باقی تمام لوگوں پر ترجیح دی اور میں ان کی خدمت کیلئے اُس جان نثار کی طرح کمربستہ ہو گیا۔ جو کسی میدان میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ پس اسی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ پر احسان فرمایا۔ اور وہ بہتر احسان کرنے والا ہے۔"

محبّ اپنے محبوب آقا کی نگاہ میں:

یہ تو تھی کیفیت جاں نثار محبت کی۔ اب سنئے کیفیت اس زمانہ رُوزگار محبوب کی .... حضور فرماتے ہیں:۔

"جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں۔ دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے۔ اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہوگا۔ میں تنہا اور ذلیل ہوں۔ پس جب دعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی اور اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا۔ اور رب العٰلمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔ جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسل کے لحاظ سے قریشی ہے۔ جو کہ (دین) کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی ضائع شدہ عضو مل گیا۔ اور ایسا سرور ہوا کہ جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا۔ اور میری فراست نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفّس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے۔ اور آسمان کے نور اس پر نازل ہوتے ہیں۔ جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تعبیر کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے۔ اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے، اور عجیب و غریب معارف حل کرتا ہے جو پردوں کے نیچے سوتے ہیں۔ لطائف کے ذرّات کی تنقید کرتا ہے، اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔ عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں۔ وہ حق کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا کہ اس کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر، صحت اور ثروت میں برکت دے۔ خدا تعالیٰ کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں، اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو صادقین میں سے پاتا ہوں۔ میں اس کے علم اور حلم کو دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔ وہ دینِ قیّم کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اے ربّ تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اس کو محفوظ رکھ۔ اور جہاں کہیں بھی وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو۔ دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔"

پھر فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسے اعلیٰ درجے کا صدیق دیا ہے جو راست باز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجے کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی خوشنودی کی سند ان الفاظ میں رقم فرما کر ہمیشہ کے لئے اپنے اس جاں نثار محب کا نام روشن کر دیا۔ فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ اُمت نورِ دیں بودے ⁂ ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

فدائیت کا اعلیٰ نمونہ: ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب نے چند مسلمانوں کو ورغلا کر جماعت کی شیرازہ بندی کر لی ہے۔ اگر غیر مسلموں کو مسلمان بناتے تو ان کے دعویٰ پر غور ہو سکتا تھا۔
اس پر حضور اقدس نے مولوی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ ایک فہرست ایسے غیر مسلموں کی تیار کریں جو حضور کے ذریعے (ایمان) لائے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں جو فہرست مولوی صاحب نے تیار کی اس میں اول نمبر پر اپنا نام اور کوائف درج کئے۔ کسی دوست کے اظہار حیرت پر فرمایا۔ اصل اور صحیح (دین حق) کا شرف تو مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے ہی حاصل ہوا۔

آپ اعلیٰ درجہ کے نہایت حاذق طبیب تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کسی متمول یا بلند مرتبہ مریض یا کسی ایسے شخص کے کسی عزیز کے علاج کے لئے آپ سے قادیان سے باہر تشریف لے جانے کی درخواست کی گئی۔ آپ کا یہی جواب ہوتا۔ میرا ایک آقا ہے بدوں اس کے اذن کے میں حرکت نہیں کر سکتا۔ یوں آپ کا فیض بلاتفریق ہر کسی کے لئے عام تھا۔ اور خالصتہً للہ۔ کوئی ذاتی غرض آپ کو اس میں نہ تھی۔ اپنی ضروریات اور حاجات کے لئے آپ کا کامل توکل اور بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اور وہی ارحم الراحمین خیر الرازقین ہر حالت میں آپ کا والی اور کفیل تھا۔ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کی بے شمار حیران کن مثالوں کا مشاہدہ آپ کی زندگی کے ہر ایک مرحلے پر ہوتا تھا۔

بلند اخلاق کی ایک مثال: آپ کے بلند اخلاق اور عالی حوصلگی کی مثالوں میں سے ایک کا ذکر کافی ہو گا جب ہنری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اقدام قتل کا استغاثہ کیا۔ اور اس استغاثہ کی سماعت کیپٹن ڈگلس حاکم ضلع کے روبرو ہوئی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی بطور گواہ استغاثہ پیش ہوئے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باوجود ایک سنگین جرم کا ملزم ہونے کے کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر حاکم سے اپنے لئے کرسی دئے جانے کی درخواست کی۔ جسے حاکم نے درشتگی سے رد کر دیا۔ ان کا بیان سراسر کینہ اور بغض پر مبنی تھا۔ اور دروغ گوئی سے پُر تھا۔ جس کی حقیقت سے حاکم بھی واقف ہو گیا۔ بیان ختم ہونے پر جب وہ کھسیانے سے کمرہ عدالت سے باہر نکلے تو خالی کرسی دیکھ کر اس کی طرف بڑھے لیکن ایک کانسٹیبل نے یہ کہہ کر انہیں بیٹھنے سے روک دیا کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کی اجازت نہیں۔ انہوں نے قریب ہی ایک دری پر بیٹھنا چاہا لیکن دری کے مالک نے دری کھینچ لی کہ مسلمانوں کا سرغنہ ہو کر جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کرتا۔ چل ہٹ۔ میری دری کو ناپاک نہ کر۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے یہ کیفیت دیکھی تو اٹھ کر مولوی محمد حسین صاحب کے پاس گئے اور انہیں بازو سے پکڑ کر کہا کہ مولوی صاحب آئیں ہمارے پاس بیٹھ جائیں۔ اور ہر ایک بات کی حد ہونی چاہیئے۔

باقی آئندہ

مضمون نگاروں کیلئے

روزنامہ الفضل کا یہ اداریہ ہم جملہ مضمون نگاروں اور قارئین کیلئے پیغام کی صورت میں شائع کر رہے ہیں اس درخواست کے ساتھ کہ اخبارات اور رسائل کے صفحات تحریر کیلئے حاضر ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے احمدی نوجوانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے اور اپنے خیالات دوسروں تک، ساری دنیا تک، پہنچانے کیلئے انہیں دو باتوں کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ ان کے پاس علم ہونا چاہئے۔ کیا کہنا ہے اپنے متعلق جماعت کے متعلق دوسروں کے متعلق اور دوسرے ان میں صحافیانہ مہارت ہونی چاہئے۔ علم آپ کے پاس ہو اور آپ کے پاس لکھنے کی مہارت نہ ہو۔ ارادے کے باوجود لکھ نہ سکیں۔ گومگو کی کیفیت ہو کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں۔ تو یقیناً آپ کے خیالات دوسروں تک نہ پہنچ سکیں گے۔ اس لئے علم کے ساتھ صحافیانہ مہارت کا ہونا بھی لازمی ہے۔ علم تو آپ احمدیہ لٹریچر سے حاصل کریں گے۔ کتابوں سے' رسالوں سے' اخبارات سے' صحافیانہ مہارت آپ کو خود پیدا کرنی ہوگی۔ صحافت کا مرکزی نقطہ یا ابتدائی قدم' خط کو سمجھ لیں۔ آپ اپنے رشتہ داروں کو اپنے دوستوں کو اور بعض اوقات اپنے غیر دوستوں کو بھی خط تو لکھتے ہی ہیں۔ مختصر بھی اور طویل بھی۔ اس سے آغاز کر دیجئے اخبارات (و رسائل۔ ناقل) کو خط لکھئے۔ چند الفاظ میں بات کہی جاسکے تو چند الفاظ ہی لکھئے اور بات لمبی ہو تو تفصیل سے لکھئے۔ یہ نہ سوچئے کہ آپ مضمون لکھ رہے ہیں۔ شاید اس سے آپ کو گھبراہٹ ہو آپ خط لکھئے۔ دوسرے اخبارات کو بھی اور الفضل کو بھی۔ اس سے آپ لکھنے کا آغاز کر دیں۔ ہم اللہ نے چاہا تو اپنی استطاعت کے مطابق آپ کی رہنمائی کے لئے صحافت پر مضامین بھی شائع کرتے رہیں گے۔ اگر آپ ہم سے اس سلسلہ میں کچھ پوچھنا چاہیں تو ہم حاضر ہیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء)

نیز مضمون نگار احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

- مضمون میں حوالہ جات کو درج فرمائیں اور مکمل حوالے ہوں اور مستند کتاب سے لئے گئے ہوں۔
- اگر مضمون کسی اخبار یا رسالے سے لیا گیا ہو تو اس کی فوٹو کاپی بھی ارسال فرمائیں۔
- مضمون نگار یہ بات بھی براہ کرم نوٹ فرمالیں کہ مضمون کی نقل رکھ لیا کریں مضمون واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔
- مضمون صاف ستھرا اور خوشخط لکھیں اور کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔

بخاری اور مسلم

مقالہ ـــــ مکرم منیر احمد صاحب جاوید

تلخیص: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب)

استاذی المکرم منیر احمد صاحب جاوید (حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ) نے زیر نظر مقالہ 1980ء میں شاہد کی ڈگری کیلئے لکھا۔ جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں ضخیم ترین مقالوں میں سے ایک ہے۔ یہ دستاویزی تحقیقی مقالہ 630 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے 4 ذیلی عناوین یہ ہیں۔ 1۔ صحیح بخاری و مسلم کا مقام دنیائے حدیث میں، 2۔ صحیح بخاری کی مشہور شروح کا تعارف اور شرح متداولہ پر تبصرہ، 3۔ صحیح مسلم کی مشہور شروح کا تعارف اور شروح متداولہ پر تبصرہ۔ شارحین صحیح بخاری و مسلم کا تعارف، 4 تفصیلی ابواب پر مشتمل ہے۔

تعارف

⊙ باب اول میں صحیح بخاری و مسلم کا مقام دنیائے حدیث میں بزرگوں کے اقتباسات، حضرت امام بخاری کا مقام و مرتبہ، خدمات حدیث، حضرت امام بخاری کے بارہ میں شیوخ کی شہادتیں وغیرہم کے عناوین شامل ہیں نیز صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ سے متعلق مختلف آراء شامل ہیں۔ حصہ دوم میں حضرت امام مسلم بن الحجاج کے مقام و مرتبہ نیز مختصر سیرت و سوانح اور آپ کے بارہ میں مختلف علماء کی آراء کے ساتھ صحیح مسلم کے مقام و مرتبہ و خصوصیات نیز صحیح بخاری و مسلم کے موازنہ جات کے مضامین شامل ہیں۔

فاضل مقالہ نگار نے اس باب کی تیاری میں نہایت نایاب اور قیمتی مراجع و مصادر سے استفادہ کیا ہے۔

⊙ باب دوم صحیح بخاری شریف کی شروح کے تعارف اور تبصرہ جات پر مشتمل ہے بخاری شریف کی شروح و حواشی و تعلیقات میں تقریباً 630 کتب شروح بخاری کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان شروح میں کثیر تعداد مکمل شروح کی بھی ہے تاہم نامکمل جزوی اور مختصر شروح کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے ان شروح کا مختصر کتابیاتی جائزہ و تعارف پیش کیا ہے۔ یعنی شارح کا نام مع سن ولادت و وفات، شرح کا عنوان مع سن اشاعت و تالیف، تعداد جلد و صفحات نیز مختلف آراء بھی شامل ہیں۔ اس باب کی تیاری میں بھی فاضل مقالہ نگار نے نایاب و نادر کتب نیز بعض نایاب قلمی نسخہ جات و مخطوطات سے استفادہ کیا ہے۔

⊙ باب سوم صحیح مسلم کی شروح کے تعارف و تبصرہ جات پر مشتمل ہے اور شروح و تراجم میں سے 48 کتب کو زیر بحث لایا گیا ہے اور مختصر کتابیاتی تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

⊙ باب چہارم صحیح بخاری و مسلم کے مشہور شارحین کے تعارف پر مشتمل ہے۔ جس میں عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کے شارحین شامل کئے گئے ہیں۔

صحیح بخاری کے 90 شارحین اور صحیح مسلم کے 22 شارحین کو موضوع بنایا گیا ہے۔ شارحین کے تعارف کے ساتھ ساتھ مختصر سیرت و سوانح نیز ملی و دینی و علمی خدمات کے ساتھ ان کی تصانیف کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

⊙ ضمیمہ جات حصہ اول میں فاضل مقالہ نگار نے بعض شروح کے نادر و نایاب قلمی نسخہ جات و مخطوطات کی فوٹو کاپی نمونۃً شامل کی ہیں۔ شروح بخاری کے عناوین میں سے 23 کی فوٹو کاپیاں شامل ہیں جن میں سے 18 قلمی نسخہ جات کی نقول عناوین ہیں۔

⊙ ضمیمہ دوم میں مسلم کی 22 شروح کی نقول ٹائیٹل شامل کی گئی ہیں۔ جن میں 10 قلمی نسخہ جات ہیں۔

ببلیو گرافی

فاضل مقالہ نگار نے نہایت نادر اور قیمتی ماخذ سے استفادہ کیا

ہے ان ماخذ میں 250 سے زائد کتب و رسائل نیز مخطوطات شامل ہیں۔ ماخذ میں کلام الٰہی کے علاوہ 40 کے قریب کتب حدیث 20 کے قریب تاریخ حدیث کے موضوع پر کتب' 15 کے قریب اسماء الرجال کی کتب' 25 کے لگ بھگ فقہی کتب اور 30 سے زائد صیغہ عام اور عمومی تاریخ پر کتب شامل ہیں اردو عربی دائرہ معارف اور انسائیکلوپیڈیا کے آرٹیکلز اس کے علاوہ ہیں۔ چند لغات اور ڈکشنریوں کے علاوہ رسائل سے بھی مدد لی گئی ہے اور سب سے اہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 90 سے زائد کتب اور ملفوظات بھی شامل ہیں۔

امام المحدثین۔ حضرت محمد بن اسماعیل بخاریؒ

بخاری ایک ایسا لفظ ہے جو زبان پر آتے ہی احترام و عقیدت کا ایک بے پایاں سیلاب لے آتا ہے اور عوام الناس تو کیا اکابرین امت بھی ادب سے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔ وہ وقار کے کوہ طور تھے جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی نے بقعہ نور بنا دیا۔ ایک نور جس کی روشنی سے امت کے دل ابد الآباد تک مقتبس ہوتے رہیں گے۔

امام المحدثین حضرت محمد بن اسماعیل بخاری خراسان کے شہر بخارا میں ۱۳ شوال ۱۹۴ھ جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔ آپ اعجمی و فارسی النسل تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین میں بیان کیا ہے کہ زمانہ طفولیت میں آپ بینائی سے محروم ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کی دعاؤں کی طفیل دوبارہ آنکھوں کا نور عطا فرمایا۔ آپ کے والد ماجد بھی محدث تھے۔

آپ کی عمر اس وقت دس برس کے لگ بھگ تھی جب مکتب سے فارغ ہو کر بخارا کے مشہور عالم اور محدث امام داخلی کی خدمت میں پہنچے اور ان سے حیثیت کا استماع شروع کیا۔

(حافظ خطیب بغدادی' تاریخ بغداد جلد ۲)

۱۶ برس کی عمر میں طلب حدیث کی خاطر طویل اسفار کا آغاز کیا اور حجاز' شام' مصر' جزیرہ خراسان' مرو' بلخ' ہرات' نیشاپور' جبال' سمرقند' تاشقند اور مضافات بخارا کے طویل سفر اختیار کئے۔ آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ (ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری)

۱۸ برس کی عمر سے درس حدیث کا آغاز کیا۔ آپ کے کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ جامع صحیح بخاری شریف کی تالیف تدوین ہے۔

جامع صحیح بخاری

جامع صحیح بخاری شریف کی ہر روایت لکھنے سے پہلے آپ غسل کر کے دو رکعت نوافل ادا کرتے اور پھر روایت لکھتے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ نے بخاری شریف بیت اللہ میں تالیف کی۔ اور 4 لاکھ مجموعہ احادیث سے یہ نایاب جوہر تیار کیا ہے۔ جس کے بارہ میں آپ کو کئی الٰہی بشارتیں عطا ہوئیں۔ علامہ الجزائری کے مطابق صحیح بخاری میں ایک سو سے زائد کتب اور ۳۴۵۰ ابواب شامل ہیں۔ تمام احادیث مع تعلیقات و شواہد و متابعات و مکررات ۹۰۸۲ ہیں۔ مکررات کو حذف کر کے احادیث ۲۶۶۳ ہیں۔ ۲۲ احادیث مع مکررات ثلاثیات ہیں اور بعد حذف مکررات ۱۶ احادیث ثلاثیات ہیں۔ (علامہ جزائری' توجیہ النظر) صحیح بخاری ۳۰ حصوں میں منقسم ہے۔ حضرت امام بخاری اور جامع صحیح بخاری کے بارہ میں سینکڑوں علماء' مشائخ' آئمہ' محدثین اور مستشرقین نے آراء دی ہیں تاہم خوف طوالت کی بناء پر صرف اس زمانہ کے حکم و عدل کے چند ایک ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔

حکم و عدل کی نظر میں

○ فانتم تعلمون ان صحیح الامام البخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ الفرقان

انجام آتھم: روحانی خزائن نمبر ۱۱ صفحہ ۱۳۷

○ "اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہو تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن نمبر ۱۹ صفحہ ۶۳)

O "ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ ہم ظن غالب کے طور پر بخاری اور مسلم کو صحیح سمجھتے ہیں واللہ اعلم بالصواب"

(الحق مباحثہ لدھیانہ: روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۹۴)

O "مسلمانوں کیلئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۵)

O "قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں ایک بخاری اور ایک مسلم"

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۶۰)

صحیح بخاری کی مشہور شروح کا تعارف

جن محدثین اور علماء آئمہ نے صحیح بخاری کی شروح لکھیں۔ ان میں سے بعض نے مبسوط شروح رقم کیں اور بعض نے متوسط یا مختصر۔ بہرحال یہ امر مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ صحیح بخاری کی تمام شروح حواشی، تراجم اور تعلیقات کو نام بہ نام لکھا جاوے۔ اور ان دستاویزات پر تبصرہ کیا جاوے اس لئے کہ اکثر شروح اب بھی ایسی ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں اور چند ایک کتب خانوں کی قلمی و نادر زینت ہیں۔ اکابر محدثین نے بڑی محنت سے صحیح بخاری اور شروح بخاری کے قلمی وغیر مطبوعہ نسخہ جات تلاش کئے۔ آج بڑے بڑے اسلامی کتب خانوں میں صحیح بخاری اور شروح بخاری کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ جنمیں سے بعض چھپ بھی چکے ہیں ان نایاب نسخہ جات میں سے بعض جرمنی اور انگلستان (برٹش میوزیم لائبریری) کے کتب خانوں میں منتقل ہو چکے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے بڑی محنت سے غیر ملکی کتب خانوں سے شروح کے قلمی نسخہ جات کی بعض کتب کی فوٹو کاپیاں حاصل کیں اور مقالہ ہذا کی زینت بنائیں۔ مثلاً استنبول کی سلیمانیہ لائبریری سے بعض قلمی نسخہ جات کی فوٹو کاپی محترم شفیق صاحب کی وساطت سے حاصل کی گئیں۔ چند شروح کے اسماء ذیل میں دئے جاتے ہیں۔

اسماء شروح و حواشی بخاری شریف مع مصنفین

1۔ الخطابی، ابو سلیمان احمد، اعلام السنن
2۔ مھلب بن ابی صفرہ: شرح المھلب
3۔ محمد بن عبد البر المالکی: الاجوبہ علی المسائل المستغربہ من البخاری
4۔ ابو الزماد السراج: شرح السراج
5۔ ابن بطال القرطبی: شرح صحیح البخاری
6۔ ابن عمر العوزی الاشبیلی: شرح صحیح البخاری
7۔ المیتمی ابو القاسم: شرح صحیح البخاری
8۔ ابو عبد اللہ حمیدی: الفوائد المنتقیات
9۔ ابن کثیر، عماد الدین: شرح صحیح البخاری الامشقی
10۔ الکرمانی، محمد بن یوسف بن علی: الکواکب الدری فی شرح البخاری
11۔ الکرمانی، تقی الدین یحیی: مجمع البرین و جواہر البحرین
12۔ عسقلانی، ابن حجر: فتح الباری
13۔ بدر العینی، بدر الدین ابو محمد محمود: عمدۃ القاری
14۔ الکورانی، احمد بن اسماعیل: الکوثر الباری علی ریاض البخاری
15۔ قسطلانی، شہاب الدین احمد: ارشاد الساری
16۔ نواب صدیق حسن خان: عون الباری لحل ادلہ البخاری
17۔ انور شاہ کشمیری: فیض الباری علی صحیح البخاری
18۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب: جامع صحیح مسند بخاری ترجمہ و شرح
19۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے: فضل الباری
20۔ سید محمود احمد رضوی: فیوض الباری فی شرح البخاری

(20 شروح پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔)

حضرت امام مسلم بن الحجاج

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ کے مصداق حضرت امام مسلم بن حجاج القشیری نیشاپوری خراسان کے شہر نیشاپور میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مولد و مسکن نیشاپور کو علم حدیث میں مرکزیت کا مقام حاصل تھا۔ وہیں آپ نے مشہور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ سماعت حدیث کے لئے آپ نے عراق، حجاز، مصر وغیرہ امصار کے سفر کئے آخری سفر بغداد میں ۲۵۹ھ کو اختیار کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام اور شیوخ کی فہرست طویل ہیں چند مشہور

اساتذہ میں یحیی بن یحیی النشیا پوری، امام احمد بن حنبل، امام اسحق راھویہ، عبداللہ بن مسلمہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری قابل ذکر ہیں۔

آپ کو امام بخاری پر سب سے زیادہ ناز تھا۔ امام دار قطنی نے لکھا ہے کہ لولا البخاری لماجاء مسلم ولا راح ماذکر (دائرہ معارف عربی زیر لفظ حدیث) کہ اگر امام بخاری کا فیض صحبت نہ ہوتا تو امام مسلم کا کوئی نام بھی نہ لیتا۔

تصانیف

آپ نے حدیث اور متعلقات حدیث پر کثرت سے تصانیف لکھیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔
المسند الکبیر علی الرجال، کتاب الجامع علی الابواب، اسماء والکنی، التمیز، کتاب العلل، کتاب الوحدان، کتاب الافراد، کتاب الاقران، کتاب سوالاتہ احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن شعیب، مشائخ مالک، مشائخ الثوری، مشائخ شعبہ، کتاب الطبقات وغیرہ۔

آپ کے بارہ میں شیوخ علماء، آئمہ اور محدثین کی مختلف النوع آراء ذیل ہیں۔

⊙ امام اسحق بن راھویہ:۔
"ای رجل یکون ھذا" (تاریخ بغداد جلد ۱۳)
یعنی اس قابلیت کا اور کون شخص ہو گا۔

⊙ حافظ ابو قریش:۔
"دنیا میں حفاظ حدیث 4 ہیں ان میں سے ایک امام مسلم ہیں"
(تہذیب التہذیب)

صحیح مسلم

امام مسلم نے انتہائی تورع اور احتیاط کے ساتھ تین لاکھ احادیث میں سے صحیح مسلم کا انتخاب کیا ہے۔
علامہ نووی نے اس کی روایات کے ذکر میں لکھا ہے۔

وجملہ مافی صحیح مسلم باسقاط المکرر نحو اربعہ الاف" یعنی مسلم میں مجرد احادیث 4 ہزار ہیں۔ (تدریب الراوی)
ابو الفضل احمد بن مسلمہ کے مطابق ۱۲ ہزار، حافظ میاں جی کے مطابق ۸ ہزار اور ابو الفضل محمد المدنی نے صحیح مسلم کے اعداد و شمار ۹۰۸۴ بتائے ہیں۔ (صحاح ستہ اور اس کے مولفین)

بہرحال مکررات سمیت کل احادیث ۹۰۸۴ پر زیادہ اتفاق کیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی غیر معمولی خصوصیات ہیں۔

⊙ صرف صحیح احادیث کو نقل کیا گیا ہے مکررات کو حذف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

⊙ طرق واسناد کو جمع کر دیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

○ "ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ ہم ظن غالب کے طور پر بخاری اور مسلم کو صحیح سمجھتے ہیں واللہ اعلم بالصواب" (الحق مباحثہ لدھیانہ: روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۹۴)

○ "قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں ایک بخاری اور ایک مسلم" (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۶۰)

"صحیح مسلم اس شرط سے وثوق کے لائق ہے کہ جب قرآن یا بخاری کے مخالف نہ ہو اور بخاری میں صرف ایک شرط ہے کہ قرآن کے احکام اور نصوص صریحہ بینہ سے مخالف نہ ہو اور دوسری کتب حدیث صرف اس صورت میں قبول کے لائق ہوں گی کہ قرآن اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہوں۔" (ایضاً)

صحیح مسلم کی شروح کا مختصر تعارف

صحیح مسلم کی شروح کی بھی کثیر تعداد ہے اور شارحین نے مختلف انداز سے اس پر قلم اٹھائے۔ جو آج کتب خانوں کی زینت ہیں۔ وہ شروح جن کا ذکر کشف الظنون، تاریخ الادب العربی، فتح الملہم، معجم

المطبوعات اور معجم المولفین میں کیا گیا ہے ان میں سے چند ایک کی فہرست پیش ہے۔

1۔ عبد الغافر بن اسماعیل: المفہم فی شرح غریب مسلم
2۔ امام مازری: المعلم لفوائد
3۔ قاضی عیاض: الاکمال فی شرح مسلم
4۔ النووی، ابو زکریا یحیی بن شرف: المنہاج فی شرح صحیح مسلم
5۔ بقوری، محمد بن ابراہیم: اکمال الاکمال
6۔ خلیفہ ابوشتانی: اکمال المعلم
7۔ جلال الدین عبد الرحمٰن: الدیباج علی صحیح مسلم
8۔ نواب صدیق حسن خان صاحب: السراج الوھاج
9۔ علامہ وحید الزمان: المعلم
10۔ علامہ شبیر احمد عثمانی فتح الملہم۔

شارحین صحیح بخاری و مسلم

استاذی المکرم مولانا منیر احمد جاوید صاحب مقالہ نگار ھذا نے بخاری شریف کے نواسی، مسلم شریف کے بائیس اور وہ شارحین جنہوں نے صحیحین کی شرح لکھی ہے ان میں سے انیس کی سیرت و سوانح اور مختصر حالات زندگی مع علمی و دینی خدمات کا تذکرہ کیا ہے اور تقریباً تین صد صفحات شارحین کے تعارف کیلئے مختص کئے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے شارحین کے کارنامہ ہائے زندگی، شوق تحصیل علم، علمی خدمات، تصانیف، شروح کا ذکر، شیوخ و تلامذہ اور غیر معمولی سیرت و سوانح و مناقب حیات کو بین السطور کیا ہے اور اس سلسلہ میں نہایت دقیق لطیف اور تفصیلی ماخذ سے استفادہ کیا ہے اور اس کے لئے بیسیوں نایاب کتب کا بھی عمق سے مطالعہ کیا ہے۔ نیز بعض قیمتی رسائل سے استفادہ بھی زینت موضوع رہا۔

بقیہ از صفحہ 5

کے لوگوں کے لئے بیت الذکر دور ہے وہ وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں ان کو ہرگز کسی تفریق کا کوئی حق نہیں۔ پھر اس نماز پر جو بھی آئے گا اس کے لئے دروازہ کھلا رہنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ بیوت الذکر کی قائم مقام نہیں بنائی جا رہی، بیت الذکر نہ ہونے کی وجہ سے، گھریلو مجبوری کی وجہ سے خاندانی نماز ہے تو اسے جس طرح چاہیں ادا کریں مگر وہ بیت الذکر کی نماز کے قائم مقام نہیں ہوگی۔ پس یہ ایک وضاحت تھی جو میں اس ضمن میں کھل کر کرنا چاہتا تھا۔ اب اگر وہ لوگ جن کو بیت الذکر مہیا ہو یعنی اتنے فاصلے پر موجود ہو کہ وہ اس میں جا سکتے ہوں وہ اپنے بچوں کو بھی اس پر آمادہ کریں خود بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بہت اعلیٰ تربیت ہوگی اور آنحضرت ﷺ کی یہ ہدایت ان پر اطلاق پائے گی کہ روزانہ پانچ وقت ان کے جسموں کے داغ دھلتے رہیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 1997ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 1997ء)

درخواست دعا

100% تحریک جدید 98-1997ء میں 100% شامل مجالس کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اورنگی ٹاؤن کراچی، 2۔ سانگھڑ شہر، 3۔ کالا گوجراں ضلع جہلم، 4۔ فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ، 5۔ طاہر ہوسٹل ربوہ، 6۔ ناصر آباد شرقی حمد ربوہ، 7۔ بیت المبارک ربوہ، 8۔ دار العلوم شرقی برکت ربوہ

مہتمم تحریک جدید

بلا تبصرہ

......اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے!

(جناب اصغر علی گھرال صاحب کا مضمون جو کہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ادارہ دونوں کے شکریہ کے ساتھ اس کو رسالہ میں شائع کر رہا ہے۔)

"گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقتدر رہنماؤں نے کراچی میں ایک اجلاس کے بعد ایک پریس ریلیز کے ذریعے توجہ دلائی ہے کہ قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر اپنے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے جو مواد شامل کرایا ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان میں ان کے خلاف مبینہ زیادتیوں کا انٹرنیٹ پر چرچا قادیانیوں کا ایک اوچھا ہتھکنڈا اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ بیان میں مزید انکشاف کیا گیا ہے کہ قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر ایک ایسی بے بنیاد فلم بھی شامل کرائی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ پولیس سمیت قانون نافذ کرنے والے ادارے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو پامال کر رہے ہیں۔ اس طرح مذکورہ فلم میں محض اختلاف مذہب کے جرم میں قتل، زخمی اور اپاہج ہونے والے قادیانیوں کے ناموں کی بھی ایک فرضی فہرست دی گئی حالانکہ پاکستان کا پریس گواہ ہے کہ آج تک کسی قادیانی عبادت گاہ کا تقدس پامال نہیں ہوا۔ نہ ان کی عبادت گاہ میں کسی نے مداخلت کی ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے بنیادی انسانی حقوق کی صورت حال کبھی خراب نہیں ہوئی۔ انہیں برابر کے شہری حقوق حاصل ہیں۔ علماء کرام نے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس جھوٹی اور بے بنیاد فلم کا نوٹس لے اور قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرے!۔

ہمیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قابل احترام رہنماؤں کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ایک اہم مسئلہ کی طرف حکومت اور عوام کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ بنیادی حقوق کے حوالے سے عالمی میڈیا پر پاکستان کے خلاف اتنے زہریلے پروپیگنڈے کا کسی نے نوٹس تو لیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیوں کے جھوٹے، سچے الزامات اور وسیع منفی پروپیگنڈا کے باعث بیرونی دنیا میں پاکستان کی رسوائی ہو رہی ہے اور اس حوالے سے پاکستان کا گراف بہت گر گیا ہے۔

ہر محب وطن پاکستانی انٹرنیٹ پر دکھائی جانے والی اس فلم کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں بلاتاخیر مناسب کارروائی کرے۔

لیکن علماء کرام کے اس دعوے کو تسلیم کرنا میرے لئے آسان نہیں ہے۔ کہ اسلامی رواداری کے حوالے سے قادیانی اقلیت کے ساتھ سارے مسلمانوں کا سلوک مثالی رہا ہے۔ اور قادیانیوں کے لئے شکایت کا کوئی جواز نہیں تھا۔ سیدھے سادھے عام مسلمانوں کی حد تک تو کسی احمدی کو کبھی کوئی گلہ پیدا نہیں ہوا۔ ان کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا گیا مگر مختلف مذہبی جماعتوں کے مولوی حضرات کے بارے میں یہ سرٹیفکیٹ جاری کرنا کہ انہوں نے اسلامی رواداری کے جملہ تقاضے پورے کئے مشکل ہے۔!

محترم اردشیر کاؤس جی "ڈان" کے ایک معروف کالم نگار ہیں۔ موصوف عقیدے کے لحاظ سے پارسی ہیں۔ اگلے دن آئین پاکستان میں ترامیم پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے ضمناً فرمایا۔ "آٹھویں ترمیم بھی اب ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ مثال کے طور پر اب ہمارے قانون میں ہے کہ کسی احمدی (قادیانی) کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پڑھنے پر جیل میں بھیجا جا سکتا ہے اور ہمارے معاشرے نے اسے قبول بھی کر لیا ہے۔"

جناب اردشیر کاؤس جی نے جون ۱۹۹۷ء میں اسی موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک کالم میں لکھا تھا کہ "اس وقت صرف پنجاب میں ۱۴۱ ایسے مقدمات دائر ہیں جن میں ۱۱۶ افراد "السلام علیکم" یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنے کے جرم میں جیل میں ہیں۔ یا ضمانت پر ہیں۔ ان میں آٹھ افراد ایسے ہیں جن کی کاروں پر "بسم اللہ" کے سٹکر لگے پائے گئے۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے تحت اب تک جو مقدمات قائم کئے ہیں۔ ان میں ۲۵۸۷ لوگ ملوث ہیں۔ یہ لوگ جیلوں میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ یا ضمانت پر رہا ہیں۔ ان پر ایسے ایسے مضحکہ خیز الزامات ہیں جن کا جدید دور میں کسی مہذب معاشرے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا "افسوس کہ کسی اخبار، کسی مسلمان کالم نگار یا مضمون نگار کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ جناب اردشیر کاؤس جی...... ایک پارسی کالم نگار کے ان الزامات کی تردید یا تائید کرے۔ یا اس موضوع کو درخور اعتنا سمجھے۔ کیا یہ مسئلہ اتنا ہی غیر اہم ہے؟ پاکستان میں ایک قوم بستی ہے۔ تمام پاکستانیوں کے حقوق مساوی ہیں۔ ان میں صوبائی حد بندیوں، رنگ، نسل، مذہب یا فرقے کے حوالے سے کوئی فرق نہیں۔ اگر کسی ایک طبقہ کو دوسرے ہم وطنوں کے خلاف کوئی جائز شکایت ہو تو ہم سب کا فرض ہے کہ اس کے ازالے کے لئے ان کی مدد کریں۔ میں شروع سے ہی کسی نہ کسی انداز میں اس موضوع پر اظہار خیال کرتا چلا آرہا ہوں۔ ۱۹۸۸ء میں میری ایک کتاب "اسلام یا ملا ازم" شائع ہوئی۔ تو اس میں ایک اہم باب "مگروہ نام لیتے ہیں خدا کا اس زمانے میں" کے عنوان سے شامل تھا۔ میرا استدلال تھا کہ کسی غیر مسلم کو بھی (رب العالمین) کی واحدانیت اور "رحمت العالمین" صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اس طرح "السلام علیکم" بسم اللہ اور انشاء اللہ جیسے کلمات پر بھی ہمارا اجارہ نہیں ہے۔ کسی شخص کو کلمہ طیبہ ادا کرنے یا گھر پر لگانے یا عربی میں "گڈ مارننگ" کہنے پر جیلوں میں ڈالنے کا ہرگز کوئی جواز نہیں ہے۔ ایسا کرنا اسلامی رواداری کے خلاف ہے اور اسلام کے روشن نام پر سیاہ دھبہ ہے۔

گذشتہ دنوں سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے توہین رسالت میں ماخوذ احمدیوں کی ضمانت کی توثیق فرمائی۔ گرمیوں کی تعطیلات کے دوران مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے انہیں عبوری ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ پتوکی سے تعلق رکھنے والے دو دوکانداروں منیر الحق اور بشیر جاوید کے خلاف درخواست ضمانت کی سماعت اجمل میاں کی سربراہی میں ایک فل بنچ نے کی جس میں جسٹس ناصر اسلم زاہد اور جسٹس مختار احمد جونیجو شامل تھے۔ ملزموں پر اپنی دوکانوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا الزام تھا۔ وکیل استغاثہ نے بحث کرتے ہوئے کہا۔ ملزموں کے فعل سے شعائر اسلام کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ملزموں کو کڑی سزا ملنی چاہئے اور ان کی درخواست ضمانت مسترد فرمائی جائے۔ اس کے برعکس وکیل صفائی نے اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ مکان یا دکان پر محض کلمہ طیبہ آویزاں کرنا قانون کے تحت کوئی جرم نہیں۔ آخر کلمے سے کسی کے جذبات کیسے مجروح ہوتے ہیں؟ انہوں نے سپریم کورٹ کے ہی ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ محض کلمہ طیبہ آویزاں کرنے سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوتا۔ خواہ ملزم احمدی ہی کیوں نہ ہوں۔ فاضل وکیل نے وفاقی شرعی عدالت کے ایک فیصلے کا بھی حوالہ دیا کہ غیر مسلم بھی خدا کی واحدانیت کا اقرار اور اعلان کر سکتا ہے اور رسول خدا کو سچا نبی مان سکتا ہے۔ اس مرحلے پر مسٹر جسٹس اجمل میاں نے ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا کہ برصغیر میں ہندو، سکھ، عیسائی پارسی اور دوسرے مذہب کے لوگ بھی مسلمانوں سے ملتے وقت السلام علیکم کہتے ہیں۔ جو کہ اسلامی طریقہ ہے کیا ہم ان پر پابندی لگا دیں کہ اس سے اسلامی شعائر کی خلاف ورزی ہوئی ہے؟ انہوں نے ایڈووکیٹ جنرل سے استفسار کیا کہ اگر کوئی غیر مسلم آپ کو السلام علیکم کہے تو آپ کیا کریں گے؟ مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد نے پوچھا کہ کلمہ طیبہ خدا کی واحدانیت اور رسول خدا کی رسالت کا اقرار ہے۔ اس

سے کسی کے جذبات کیسے مجروح ہو سکتے ہیں۔

فاضل جج نے مزید پوچھا کہ اگر ملکہ الزبتھ صدر مملکت کو السلام علیکم کہہ دیں تو کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے گا؟ ایڈووکیٹ جنرل ان تمام سوالات کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ فاضل عدالت نے دونوں ملزموں کی درخواست ضمانت کی توثیق فرمادی۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق ملزموں نے اپنی زرگری کی دوکان پر کلمہ طیبہ آویزاں کر رکھا تھا۔ مجسٹریٹ پتوکی نے انہیں ضمانت پر رہا کر دیا۔ مگر سیشن جج نے ان کی ضمانت منسوخ کر دی اور ہائیکورٹ نے سیشن جج کا فیصلہ برقرار رکھا۔

تاریخ انسانی میں قدیم دور میں برہمنوں سے یہ ظلم و زیادتی منسوب ہے کہ انہوں نے شودروں کے لئے وید مقدس کا پڑھنا اور سننا قطعی ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی بدقسمت شودر نے وید مقدس کا کوئی جملہ سن لیا ہے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر اسے قوت سماعت سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دیا جاتا۔ اور اگر وہ یہ مقدس الفاظ زبان سے ادا کرتا ہوا پایا جاتا تو اس کی زبان کاٹ دی جاتی!۔ تاکہ پھر یہ غلطی نہ کر سکے!

اللہ تعالیٰ کا "شکر" ہے جس نے ساری دنیا میں فقط ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ تاریخ میں برہمنوں کی اس عظیم الشان روایت کو پاک سرزمین میں از سر نو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ محترم اردشیر کاؤس جی نے اڑھائی ہزار سے زائد قادیانیوں کے خلاف جن مقدمات کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند مقدمات کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۲۵ جون ۱۹۸۷ء کے لاہور کے ایک روزنامہ میں ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ ہو۔ عنوان ہے "اذان دینے پر دو سال قید!" تفصیل حسب ذیل ہے۔

"بدوملہی (نامہ نگار) سول جج بااختیارات مجسٹریٹ دفعہ ۲۰ ضابطہ فوجداری نارووال نے بدوملہی کے ایک احمدی نوجوان مسعود احمد بٹ کو دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ملزم نے ایک سال قبل اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "اذان" دی تھی۔ بعض مولویوں کی طرف سے ایک تحریری درخواست پر مقامی پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا تھا"

نوجوان کے خلاف جرم کی تفصیل یہ تھی کہ اس نے باآواز بلند چار بار یہ کہا تھا کہ "اللہ سب سے بڑا ہے" "اللہ سب سے بڑا ہے" "اللہ سب سے بڑا ہے" "اللہ سب سے بڑا ہے"

پھر دو دفعہ کہا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" اور "میں گواہی دیتا ہوں کہ 'محمد اللہ کے رسول ہیں" "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں"

"نماز کی طرف آؤ" "نماز کی طرف آؤ"

"بھلائی کی طرف آؤ" "بھلائی کی طرف آؤ"

"اللہ سب سے بڑا ہے" "اللہ سب سے بڑا ہے"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"

(۲)۔ منڈی بہاؤالدین میں اپنی عبادت گاہ میں نماز جمعہ پڑھنے پر مقامی جماعت احمدیہ کے صدر چوہدری بشیر احمد' ایک صحافی اعجاز احمد مالک' "ٹپ ٹاپ شو" اور ۹ دیگر نمازیوں کے خلاف ۱۹۹۰ء میں فوجداری مقدمہ درج ہوا۔ ملزمان ضمانت قبل از گرفتاری کرانے میں کامیاب رہے۔ تاہم انہیں سات سال تک مختلف عدالتوں کی خاک چھاننی پڑی۔

(۳)۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات کے ۱۶ قادیانی اس الزام میں گرفتار کر لئے گئے کہ انہوں نے اپنے مکانات پر برکت اور ثواب کیلئے کلمہ طیبہ لکھ رکھا تھا۔ یہ لوگ چھ سال تک عدالتوں' حوالاتوں اور جیلوں میں خراب ہوتے رہے۔

(۴)۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کی ایک گاڑی پر بسم اللہ کا سٹکر لگا پایا گیا اس جرم میں ملز کے جنرل مینیجر' کین مینیجر اور

پی آر او کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ پانچ سال تک انہیں عدالتوں میں خجل خوار ہونا پڑا۔

(۵)۔ شیخ منور حسین منڈی بہاؤالدین کے ایک بزرگ اور ہر دلعزیز اور سینئر وکیل ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں ان کا ایک صاحبزادہ شیخ طاہر احمد نوجوانی میں فوت ہو گیا۔ دوسرے دن اچانک متوفی نوجوان کے چھوٹے بھائی شیخ مظہر جاوید کو پولیس ماتم خانہ سے گرفتار کر کے لے گئی پتہ چلا کہ اس کے خلاف اس جرم میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے کہ اس نے بھائی کی قبر پر جو کتبہ نصب کیا ہے اس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" درج ہے۔ یہ یاد رہے کہ احمدیوں کا قبرستان الگ ہے اور اس کے اردگرد اونچی چوکھنڈی موجود ہے۔ ملزم پورے آٹھ سال تک یہ مقدمہ بھگتا رہا ہے۔ اس دوران ایک اور واقعہ ہوا۔ گجرات سے ایک احمدی وکیل چوہدری عیسیٰ خان احمدیوں کے خلاف مختلف مقدمات کی وکالت کے سلسلہ میں منڈی بہاؤالدین جاتے رہتے ہیں ایک دفعہ تین مقدمات کی پیشی ایک ہی تاریخ پر تھی۔ سماعت کے بعد مجسٹریٹ نے نئی تاریخ کیلئے وکلاء سے مشورہ کیا۔ اور وکلاء اپنی ڈائریاں دیکھ کر آئندہ پیشی کی تاریخ ایڈجسٹ کر رہے تھے۔ مجسٹریٹ نے چوہدری عیسیٰ خاں سے بھی پوچھا کہ "اگلے ماہ کی ۲۲ تاریخ ٹھیک رہے گی آپ آسکیں گے؟"

وکیل صاحب نے کہا "انشاء اللہ" یہ الفاظ ان کے منہ سے نکلنے تھے کہ مخالف فریق کے سربراہ اچھل پڑے۔ مجسٹریٹ سے کہنے لگے وکیل نے آپ کے سامنے "انشاء اللہ" کہا ہے اس کے خلاف مقدمہ بنایئے اور گرفتار کریجئے! مجسٹریٹ پریشان ہو گیا۔ تاہم انہوں نے کہہ دیا کہ یہ کام میرے متعلقہ نہیں ہے! مولوی صاحبان دوڑے دوڑے ڈی سی کے پاس گئے اور تحریری شکایت پیش کی۔ ڈی سی نے اے سی صدر چوہدری جہانگیر گورایہ کو انکوائری آفیسر مقرر کر کے تحقیقات کی ہدایت کی۔ اے سی کچھ عرصہ تک تاریخیں دیتے رہے آخر میں رپورٹ کر دی کہ میرے خیال میں کوئی جرم نہیں بنتا ہے۔ مگر مدعی فریق کی تسلی نہیں ہوئی چنانچہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو درخواست دے دی۔ ایس پی نے درخواست قانونی رائے حاصل کرنے کیلئے لیگل برانچ کو بھجوا دی۔ کافی عرصہ غور و خوض اور قانونی جائزوں کے بعد لیگل برانچ نے بھی رائے دی کہ کوئی قابل دست اندازی پولیس جرم نہیں بنتا ہے۔!

شعائر اسلامی کے تحفظ کے حوالے سے ایک اور واقعہ سنئے۔

۱۹۹۲ء میں ننکانہ صاحب میں ایک احمدی ناصر احمد کے ہاں بیٹی کی شادی کے لئے تاریخ مقرر تھی۔ لیکن یہ شادی کی تقریب ماتم کدہ میں بدل گئی۔ پتہ چلا کہ صاحب خانہ اور مستورات سمیت دوسرے عزیزوں کے خلاف سنگین فوجداری جرائم میں مقدمات درج ہو کر پولیس انہیں گرفتار کرنے آ رہی ہے۔ شادی کی تقریب وہیں رہ گئی۔ سیشن عدالت سے قبل از گرفتاری ضمانتیں منظور ہو کر چند دنوں بعد منسوخ ہو گئیں۔ ہائیکورٹ میں ضمانت کیلئے درخواستیں دی گئیں۔ جو مسترد ہوئیں۔ الزام یہ تھا کہ بچی کی شادی کیلئے جو دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے ہیں ان پر بسم اللہ، انشاء اللہ، نکاح مسنونہ، اور نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم کے کلمات درج ہیں۔ ایف آئی آر میں ملزموں کے خلاف جو جرائم عائد کئے گئے ان میں تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۵۔اے (سزا دس سال) ۲۹۵۔ سی (سزائے موت) اور ۲۹۸۔ سی (سزا ۳ سال) شامل تھیں۔

سات آٹھ ماہ تک حوالات میں بند اور پریشان رہنے کے بعد سپریم کورٹ سے جا کر ان کی درخواست ضمانت منظور ہوئی اور وہ رہا ہوئے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ، مسٹر جسٹس شفیع الرحمان اور مسٹر جسٹس اے ایس سلام پر مشتمل تھا۔ اپنے مختصر تاریخی فیصلے (پی ایل جے ۱۹۹۳ء سپریم کورٹ) میں یہ قرار دیا کہ ان کلمات سے رسول اکرم کی شان اقدس یا مسلمانوں کی اہانت نہیں ہوتی۔ قادیانی بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم، انشاء اللہ، ماشاء اللہ، نکاح مسنونہ اور نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم کے الفاظ

استعمال کر سکتے ہیں۔

مئی ۱۹۹۳ء میں جب مسٹر ناصر احمد اور ان کے عزیزوں کے خلاف شادی کارڈ کے حوالے سے اس مقدمے اور گرفتاریوں کی خبر نظر سے گذری تو میں اس رات سو نہیں سکا تھا اور رات بھر ایک آرٹیکل لکھتا رہا۔ جو "شعائر اسلامی کا تحفظ؟" کے عنوان سے ایک روزنامے میں شائع ہوا۔

ربوہ سے ختم نبوت کے ایک رہنما مولانا اللہ وسایا نے میرے آرٹیکل کا جواب دیا اور یوں یہ بحث دیر تک اخبار میں چلتی رہی۔ جناب عبدالعزیز خالد اور دوسرے دوستوں نے بھی اس موضوع پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔

جس زمانے میں احمدیوں (قادیانیوں) کے گھروں، دکانوں، اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی باقاعدہ مہم چلائی گئی تو سوال پیدا ہوا کہ کلمہ مٹائے کون؟ پولیس نے یہ خدمت سرانجام دینے سے انکار کر دیا اور مولویوں سے کہا کہ یہ "نیک" کام اپنے ہی پاک ہاتھوں سے کریں۔ ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ احمدی آپ کے قریب نہیں آئیں گے۔ مگر مولوی لوگ بھی اپنے ہاتھوں سے کلمہ مٹاتے گھبراتے تھے۔ اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر یہ الزامات تو لگتے رہے کہ انہوں نے کافروں کو زبردستی کلمہ پڑھوایا ہے۔ لیکن کلمہ پڑھنے والوں کو زبردستی روکنے کی تاریخ میں پہلی مثال تھی۔ آخر عیسائی خاکروب اور بھنگی اس مقصد کیلئے "کرایہ" پر لائے جاتے اور کئی جگہ تو انہوں نے یہ کام کرنے سے انکار کر دیا یہ ایک ناقابل عمل مشق تھی۔ جس خدا کا یہ کلمہ ہے وہ تمام کائناتوں پر محیط ہے۔ اسے کسی بھی حصے سے کون مٹا سکتا ہے۔ وہ آج بھی وہاں بڑے طمطراق سے چمک رہا ہے۔

بہرحال جیسے کہ "کیہے نوں لت کاری آجائے" پاکستان میں ان کی "پرسی کیوشن" یا ان پر ظلم و ستم کی داستانیں چار دانگ عالم میں پھیل گئیں۔ بنیادی انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے مختلف فوروں پر ان کے حق میں آواز بلند کی۔ پاکستان بیرونی دنیا میں سخت بدنام ہوا۔ لیکن احمدیوں کی ہر جگہ بڑی پذیرائی ہوئی۔ ہمارے لوگ ویزے ورک آرڈر کو ترستے ہیں مگر احمدیوں کا امریکہ اور یورپ اور دنیا بھر میں کھلے بازوؤں سے خیر مقدم ہوتا۔ آج پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا احمدی گھرانہ ہوگا جس کے گھر کا ایک یا زیادہ افراد بیرون ملک ٹھیک ٹھاک کمائی نہ کر رہے ہوں۔ ملاؤں کی نوازش سے احمدی پاکستان کا سب سے متمول پڑھا لکھا اور منظم طبقہ ہے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ کتنے مسلمانوں کو فرضی احمدی بن کر باہر جانا پڑا۔

سیالکوٹ سے، ایک مولوی کے اغوا اور قتل کے ڈرامہ سے سارے ملک کے اندر امن و امان کا مسئلہ پیدا کر دیا گیا۔ "شہید" کے پسماندگان کیلئے "شہنشاہ" پاکستان سے لے کر نیچے تک مالی امداد دی گئی۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ کو مولوی اسلم کے اغوا اور قتل کے الزام میں گرفتار کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ جماعت کے سربراہ لندن تشریف لے گئے۔ جہاں سے ان کے لئے اپنی تبلیغی سرگرمیاں زیادہ موثر طریقے سے جاری رکھنا آسان ہو گیا۔

مغوی اور مرحوم "مولوی" اپنا ڈرامہ ختم کر کے بڑی شان سے واپس آگیا تو اس روز پریس کو خوب سانپ سونگھ گیا۔ جس نے اس پاکھنڈ کی پبلسٹی میں سب سے زیادہ حصہ لیا تھا۔ کسی حلقے کی طرف سے ذرا سا بھی تاسف، ندامت یا شرمساری کا اظہار نہیں ہوا۔

آج قادیانی عصر حاضر کے جدید ترین میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر قابض ہیں۔ دنیا بھر میں ڈش انٹینا پر ان کی نشریات مسلسل جاری ہیں۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے معزز رہنماؤں کے مطابق قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر ضروری مواد اور ایک فلم شامل کرائی ہے جس سے ساری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ یہ کہنا تو آسان نہیں ہے کہ فلم میں دکھائے گئے سارے مناظر، واقعات و حادثات فرضی ہیں۔ لیکن اس مرحلہ پر احمدیوں سے بھی ایک گزارش ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض جنونی

مذہبی حلقوں کی طرف سے انہیں مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مقتدر حلقوں کا رویہ بھی ان کے ساتھ مثالی نہیں رہا۔ لیکن وہ تسلیم کریں گے کہ عامتہ المسلمین نے مذہب کے حوالے سے ان سے کبھی کوئی تعرض نہیں کیا۔ کبھی امتیازی رویہ روا نہیں رکھا۔ بلکہ ان کے ساتھ ہمیشہ مثالی رواداری سے پیش آتے ہیں۔ پھر آپ لوگ یہ نہ بھولیں کہ یہ آپ کا اپنا ملک ہے اپنا وطن ہے جس کیلئے آپ نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ کیا آپ چند لوگوں کے رویئے کی سزا اپنے عظیم ملک کو دینا پسند کریں گے؟ اور پھر جب آپ کلمہ پڑھتے ہیں تو بطور مسلمان یا احمدی پڑھتے ہیں؟ حضور کو خاتم النبین مانتے ہوئے پڑھتے ہیں یا بکل میں مرزا چور ہوتا ہے؟

(نوائے وقت 9'10'12 جنوری 1998ء)

مرسلہ مکرم حمید احمد خالد صاحب۔ ربوہ

قارئین کرام! آپ نے یہ مضمون پڑھا اور آخری سطور کو پڑھتے ہوئے آپ کا ماتھا بھی ضرور ٹھنکا ہو گا کہ مضمون نگار نے اچانک "ختم نبوت" کا لبادہ اوڑھ لیا اور ویسے بھی ان سطور کا نفس مضمون سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ "نوائے وقت میں جب یہ سطریں تیسری اور آخری قسط میں شائع ہوئیں تو اکثر پڑھنے والوں نے یہ محسوس کیا۔ ان میں سے ایک مکرم و محترم ایئر مارشل ظفر چوہدری صاحب نے مضمون نگار مکرم اصغر علی گھرال صاحب کو خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا:۔

"... حال ہی میں آپ نے احمدیوں سے سلوک کے متعلق جو لکھا ہے وہ بھی عموماً حالات کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے...... ۱۲ جنوری کے "نوائے وقت" میں آپ نے اپنے کالم میں احمدیوں کی کلمہ اور ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کے متعلق کچھ ابہام کا اظہار کیا ہے میں پوری ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ کلمہ پڑھتے ہوئے احمدی صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور اس قرار میں ہرگز کوئی اور ہستی شریک نہیں ہوتی۔ دوسرا یہ کہ احمدی صدق دل سے رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبین مانتے ہیں......"

اس کے جواب میں مکرم جناب اصغر علی گھرال صاحب نے 16 جنوری 1998ء کو جو خط لکھا اس کو پڑھ کر پاکستان کے ایک کثیر الاشاعت بڑے روزناموں میں سے ایک اس روزنامے کی صحافیانہ دیانت کے معیار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اصغر علی صاحب نے جو خط لکھا اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"..... آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ میرے آرٹیکل......

"اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" کی آخری قسط میں آخری دو سطور "اور پھر کلمہ......" میری تحریر میں شامل نہیں تھیں...... میں نے ٹیلی فون پر ان سے شدید پروٹسٹ کیا۔ دفاع یہ تھا کہ "ہم نے آپ کا اتنا طویل و عریض آرٹیکل چھاپ دیا ہے ایک جملے کے اضافے سے کیا فرق پڑتا ہے" مجھے یہ سن کر انتہائی Shock ہوا۔ ہمارے ہاں یہ صحافیانہ اخلاقیات ہیں میں نے کہا آپ نیک مقصد کیلئے اتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں پھر آپ اور سیالکوٹ کے مولوی اسلم میں کیا فرق ہے اس نے بھی تو نیک مقصد کے لئے اتنا بڑا پاکھنڈ کیا تھا...... میں تو دل میں سخت شرمسار تھا کہ قارئین کیا کہیں گے کہ جس Fanaticism کی سارے آرٹیکل میں مذمت کر رہا ہوں آخر میں خود بھی اس مذہبی جنون کا ثبوت دے رہا ہوں......"

آپ کا اصغر علی گھرال)

نوٹ:۔ یہ دونوں خط ہفت روزہ لاہور جلد 48 شمارہ 8 21 فروری کے 1998ء کے صفحہ نمبر 6'7 پر شائع ہوئے ہیں۔

مُطالعہ کے طریق

(مکرم حافظ مُبارک احمد صاحب۔ راولپنڈی)

مطالعہ ایک اچھی عادت ہے اور صحیح طور پر مطالعہ کر سکنا ایک اچھی صلاحیت ہے عموماً مطالعہ کو فارغ وقت گزارنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مگر بسا اوقات طالب علم مطالعہ پر مجبور ہوتے ہیں اور مطالعہ کرنا ایک عذاب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عموماً طلبہ و طالبات مطالعہ کے فن اور طریق سے ناواقف ہوتے ہیں اور مطالعہ ایک دردسر بن جاتا ہے۔ اگر آپ بھی مطالعہ کے صحیح اور آزمودہ طریق اپنانا چاہتے ہوں تو یہ مضمون آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم اس مضمون میں نوٹس بنانے کے فن کے متعلق بھی گفتگو کریں گے۔

اپنے مطالعہ کو کس طرح بہتر بنایا جائے

ہم اپنے مطالعہ کرنے کی صلاحیت کو مندرجہ ذیل پانچ امور پر توجہ دے کر بہتر اور تیز بنا سکتے ہیں۔

1۔ جائزہ:۔ جو مواد ہم پڑھنا چاہ رہے ہیں سب سے پہلے اس کا جائزہ لے لیں۔ مثلاً ایک کتاب کی فہرست مضامین میں سے ان اجزاء کا انتخاب کر لیں جن میں آپ کو دلچسپی ہو اور آپ انہیں تفصیل سے پڑھنا چاہتے ہوں۔ اس مقصد میں کتاب کا پیش لفظ بھی آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ لیکن ٹھہریئے ابھی پڑھنا شروع مت کیجئے بلکہ اگر مضمون کے شروع میں اس کا خلاصہ ہے تو اس پر نظر ڈالئے اور اگر مضمون مختلف سرخیوں کے تحت لکھا گیا ہے تو تمام سرخیوں پر ایک نظر ڈالیے۔

2۔ استفسار:۔ بعض اوقات انسان کسی سوال کے جواب یا کوئی حوالہ تلاش کرنے کی خاطر کتاب کو پڑھتا ہے اس صورت میں اپنے استفسار اور سوال یا حوالے کو ذہن میں مستحضر کر لیں تاکہ متعلقہ حصہ ڈھونڈنے میں آسانی رہے۔

3۔ مطالعہ:۔ اب زیر نظر مواد کا مطالعہ شروع کریں (صرف منتخب شدہ حصوں کا) اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دو یا تین مرتبہ تیز تیز پڑھنے سے ایک مرتبہ آہستہ پڑھنا بدرجہا بہتر ہے۔

4۔ استحضار:۔ ہر ایک صفحہ یا پیراگراف کو پڑھنے کے بعد رکئے اور ذہن میں مستحضر کریں کہ آپ نے کیا پڑھا ہے اور اگر ممکن ہو تو اس کا مختصر سا نوٹ بنالیں۔ صرف وہ چیز تحریر میں لائیں جو آپ کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہو۔

5۔ دہرائی:۔ اپنے نوٹس کی درستگی کو پرکھنے کیلئے گزشتہ چاروں مراحل کو تیزی سے دوبارہ دہرائیے۔

کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

1۔ ہر پیراگراف کا مرکزی خیال اخذ کرنے کی کوشش کریں یہ عموماً پہلے یا آخری جملے میں ہوتا ہے۔

2۔ بعض اہم تفصیلات مثلاً حوالہ جات اور اشعار کو ہرگز نظرانداز نہ کریں۔

3۔ اگر مصنف نے کوئی Illustrations تصاویر، چارٹ یا گراف شامل تصنیف کر رکھے ہوں تو ان پر غور کریں۔ اس سے بہت وقت بچ جاتا ہے۔

4۔ کبھی بھی بغیر پرکھے مصنف کی رائے سے متفق مت ہوں بلکہ اسی موضوع کی دوسری کتب سے بھی استفادہ کریں۔

5۔ آپ کتاب مکمل طور پر پڑھنے کے پابند نہیں ہیں لہٰذا ایسے حصے چھوڑتے وقت ہرگز خوف زدہ نہ ہوں جو آپ کے مقصد سے متعلق نہ ہوں۔

6۔ اگر آپ کوئی مضمون مکمل طور پر پڑھ کر بھی نہ سمجھ پائیں تو ٹھہر جائیے تھوڑا آرام کرکے دوبارہ پڑھیں یا اس موضوع پر دیگر طلبہ یا اساتذہ سے بحث کریں۔ اگر ضروری ہو تو اسی موضوع کی دیگر کتب پڑھیں اور پھر دوبارہ اسی مضمون کو دوبارہ سہ بارہ پڑھیں۔

تیز پڑھنے کے طریقے

1۔ اپنی آنکھوں کا مکمل معائنہ کروائیں کیونکہ اکثر لوگ اسی وجہ سے تیز نہیں پڑھ سکتے۔

2۔ پڑھتے وقت الفاظ کو منہ سے ادا مت کریں بلکہ دل میں پڑھیں۔

3۔ ہر لفظ پر سوچنے کی بجائے تین چار الفاظ کے مجموعے یا پورے جملہ پر سوچیں۔

4۔ تیز پڑھنے کی مشق کریں اس کے دو طریق ہیں۔

الف:۔ اپنے پڑھنے کی رفتار کی پیمائش کریں۔ مثال کے طور پر آپ ایک معلوم تعداد میں فقرے کتنی دیر میں پڑھ سکتے ہیں۔

ب:۔ مواد کو تیز پڑھیں چاہے ایک مرتبہ سے زیادہ پڑھنا پڑے۔

5۔ اپنی پڑھنے کی رفتار کو مضمون کی سادگی اور پیچیدگی کے لحاظ سے تبدیل کرتے رہیں۔

6۔ اپنے مطالعہ کو انتہائی حد تک وسیع رکھیں۔

7۔ ڈکشنری استعمال کریں۔

8۔ اپنے مضمون سے متعلق الفاظ کی ایک فہرست تیار کرتے رہا کریں۔

ابھی تک ہم نے صرف تفصیلی مطالعہ کے متعلق جائزہ لیا ہے۔ بعض اوقات کسی دستاویز یا کتاب کو اس طرح پڑھنا پڑتا ہے کہ اس کی بنیادی Theme سے آگاہی حاصل ہو جائے۔ اس طرح پڑھنے کو انگریزی میں Skimming کہتے ہیں۔ جس طرح پانی میں پتھر اس طرح پھینکا جائے کہ وہ صرف پانی کی سطح کو چھوتا اور اچھلتا رہے۔ اس کے چار مقاصد ہو سکتے ہیں۔

1۔ پہلا مقصد یہ فیصلہ کرنا کہ کیا اس کتاب کو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ مثال کے طور پر آپ لائبریری میں کتاب ایشو کروانے جائیں تو کتاب کو سرسری سا دیکھتے ہیں کہ اسے ایشو کروایا جائے یا نہیں۔

2۔ دوسرا مقصد یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اسے کس طرح پڑھا جائے۔ آیا اسے پوری تفصیل سے پڑھنا چاہئے اور نوٹس بھی بنانے چاہئیں یا پھر صرف منتخب حصوں کو پڑھا جائے۔

3۔ تیسرا مقصد یہ اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ مصنف آخر کہنا کیا چاہتا ہے۔

4۔ چوتھا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کتاب کو پڑھ چکے ہیں اور ایک گھنٹے بعد امتحان ہے اور آپ تمام نکات کو مستحضر کرنے کیلئے سرسری جائزہ لیتے ہیں۔

نوٹس بنانا

نوٹس ہمیں وسیع مواد کا مختصر مگر جامع تحریری ریکارڈ مہیا کرتے ہیں۔ نوٹس بنانے کا عمل آپ کو مطالعہ کے دوران ذہنی طور پر حاضر رکھتا ہے اور خیالات کو منتشر نہیں ہونے دیتا۔ آپ یہی کام نوٹس بنائے بغیر کتاب کے اہم نکات کو Underline کرکے بھی لے سکتے ہیں۔ نوٹس بناتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

- تمام بنیادی باتیں اور کلیدی Theme واضح ہونی چاہئے۔
- باتوں کی تفصیل سے گریز کریں۔

⊙ کسی چیز کو دہرانے سے اجتناب کریں۔

⊙ آپ کے نوٹس آپ کے لئے ہوتے ہیں لہذا اپنے الفاظ استعمال کریں۔

⊙ آپ اپنی سہولت کیلئے کچھ علامات کا استعمال کرسکتے ہیں اور بالکل اپنے طریق سے نوٹس بنا سکتے ہیں یعنی جس طرح آپ کو دوبارہ سمجھنے میں سہولت ہو۔

نوٹس کس طرح بنائے جائیں

1۔ روایتی نوٹس:۔ اس طریق سے ہم میں سے بہت سے لوگ واقف ہونگے۔ اس میں شہ سرخیوں اور سرخیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی نکتہ اور اس کے نکات در نکات کو بیان کرنے کیلئے ہم بعض اوقات حاشیہ کم یا زیادہ کر کے اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں اور بعض اوقات مختلف قسم کی علامات اس مقصد کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔

2۔ شجری نوٹس:۔ روایتی نوٹس بہت صاف ستھرے نظر آتے ہیں مگر وہ مختلف نکات کے درمیان تعلق کو بیان نہیں کرسکتے۔ ان نوٹس کا مقصد مختلف نکات کو آپس میں مربوط کرنا ہے۔

فوائد:۔ تمام نکات کو ذہن میں مستحضر کرنے اور نئے نکات پیدا کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ عموماً اپنے کسی کام کے متعلق نوٹس بنانے ہوں تو یہ طریق استعمال ہوتا ہے۔

اہم گر:۔ ⊙ صرف ایک یا دو لفظ استعمال کریں۔ غیر ضروری الفاظ سے دریغ کریں۔

⊙ تمام الفاظ بآسانی پڑھے جاسکتے ہوں۔

⊙ تمام الفاظ کو اس ترتیب میں لکھیں جس ترتیب میں وہ عبارت میں آتے ہوں۔

آنکھ میں ٹھہرا خزانہ نہ بکھرنے پایا

(مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ)

ایک لمحہ نہیں ایسا جو گزرنے پایا
لمحہ لمحہ تیرا فیضان نظر نے پایا

درد ٹھہرا تو میرے ساتھ شناسائی ہوئی
وقت بیگانہ تھا دو پل نہ ٹھہرنے پایا

میں کسی دل کو ذرا سی بھی خوشی دے پاؤں
بس یہی خواب میرے دل میں سنورنے پایا

دل کہ لرزیدہ رہا اپنے گناہوں پہ سدا
ایک دن ڈوبا کچھ ایسا نہ ابھرنے پایا

بھاگتے لمحوں کا پل پل کا مرا ساتھ رہا
رک گئی میں تو مرا فن نہ نکھرنے پایا

چوٹ لگتی رہی دل خون کے آنسو رویا
آنکھ میں ٹھہرا خزانہ نہ بکھرنے پایا

کسی سیلاب بلا میں کہ بھنور میں عظمت
پھنس گیا جو وہ کبھی پار اترنے پایا؟؟؟

آٹھویں آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات

۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۹۸ء۔ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

(رپورٹ مکرم فخر الحق صاحب شمس ناظم اشاعت سپورٹس ۱۹۹۸ء)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی آٹھویں آل پاکستان سالانہ سپورٹس 1998ء مورخہ 27، 28 فروری و یکم مارچ کو تین دن جاری رہنے کے بعد کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئیں۔ ان کھیلوں میں شرکت کیلئے 9 علاقوں سے 650 کھلاڑی اور 40 آفیشلز تشریف لائے جب کہ گزشتہ سال 515 کھلاڑی شریک ہوئے تھے۔ تمام کھلاڑی اپنے اپنے علاقہ جات سے کھیلوں کی تیاری کر کے آئے تھے اور یہاں انہوں نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

انتظامیہ:۔ سپورٹس 98ء کے تمام کاموں اور انتظامات کی نگرانی اور احسن طریق پر انجام دہی کیلئے محترم صدر صاحب کی منظوری سے انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ ناظمین کے شعبہ جات اور نام درج ذیل ہیں۔

ناظم اعلیٰ:۔ مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب

نائب ناظم اعلیٰ:۔ مکرم امین الرحمٰن صاحب و مکرم سلیم الدین صاحب

ناظم رہائش و روشنی:۔ مکرم خلیل احمد تنویر صاحب

ناظم تربیت:۔ مکرم عبد السمیع خان صاحب

ناظم سٹیج، تقسیم انعامات و اشاعت:۔ خاکسار فخر الحق شمس

ناظم آب رسانی و صفائی:۔ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب

ناظم نظم و ضبط:۔ مکرم قمر احمد کوثر صاحب

ناظم تیاری گراؤنڈز:۔ مکرم راجہ رشید احمد صاحب

ناظم رجسٹریشن و استقبال:۔ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب

انچارج کبڈی:۔ مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب

انچارج باسکٹ بال:۔ مکرم عبد الحلیم سحر صاحب

ایڈیشنل انچارج بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس:۔ مکرم مرزا فضل احمد صاحب

ناظم رابطہ:۔ مکرم حافظ عبد الاعلیٰ صاحب

ناظم حاضری نگرانی:۔ مکرم راجہ رفیق احمد صاحب

ناظم پکوائی و تقسیم خوراک:۔ مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب

ناظم مہمانوازی و ریفرشمنٹ:۔ مکرم امین الرحمٰن صاحب

ناظم طبی امداد:۔ مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب

ناظم سمعی بصری:۔ مکرم سلیم الدین صاحب

ناظم مقابلہ جات: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

انچارج فٹ بال:۔ مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب

انچارج والی بال:۔ مکرم عبد الحلیم سحر صاحب

انچارج بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس:۔ مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب

انچارج انفرادی مقابلہ جات:۔ مکرم سید محمود احمد صاحب

انچارج سائنلنگ:۔ مکرم راجہ رشید احمد صاحب

تمام ناظمین نے اپنے اپنے شعبہ جات کی سکیمز تیار کیں۔ مجلس عاملہ میں ان سکیمز پر غور و خوض کے بعد منظوری دی گئی اور ان منظور شدہ سکیمز کی روشنی میں بجٹ تیار کیا گیا۔

سپورٹس 98ء کے انعقاد سے تین ماہ قبل ایک سرکلر قائدین اضلاع و علاقہ کو بھجوایا گیا۔ اس میں تمام مقابلہ جات کی تفصیل کے ساتھ ساتھ عمومی ہدایات بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ خطوط اور دیگر ذرائع کے ذریعے قائدین سے رابطہ رکھا گیا۔ انتظامیہ کو حتمی شکل دینے کیلئے ناظمین اور ان کے نائبین و معاونین کی میٹنگ مقابلہ جات کے آغاز سے دو روز قبل منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان بنفس نفیس تشریف لائے اور تمام شعبہ جات کے کاموں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا۔

جائزہ انتظامات:۔ سپورٹس کے انعقاد سے ایک دن پہلے یعنی 26 فروری کی رات کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور مکرم و محترم ناظم صاحب اعلیٰ نے موقع پر پہنچ کر مختلف شعبہ جات کے کاموں کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ صدر محترم نے ہدایات بھی جاری فرمائیں۔

دعا و صدقہ:۔ مقابلہ جات کے افتتاح سے قبل حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے فیکس بھجوائی گئی۔ علاوہ ازیں نقدی کی صورت میں سفید پوش احباب کی مدد کی گئی۔

رجسٹریشن:۔ سپورٹس کے آغاز سے ایک دن قبل ایوان محمود میں دفتر رجسٹریشن قائم کیا گیا۔ مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کی رجسٹریشن کر کے انہیں علیحدہ علیحدہ کارڈ جاری کئے گئے۔ قائد صاحب علاقہ یا نگران صاحب علاقہ کی تصدیق کے ساتھ کھلاڑیوں کو کھیل کے مخصوص کارڈ بھی جاری کئے گئے۔ یہ مقابلہ جات علاقائی بنیاد پر منعقد کروائے گئے۔ اس مقصد کیلئے 9 علاقہ جات بنائے گئے۔ ان علاقہ جات سے درج ذیل تعداد کے مطابق کھلاڑی ربوہ تشریف لائے۔

علاقہ لاہور 91، علاقہ سرگودھا 94، علاقہ فیصل آباد 86، علاقہ راولپنڈی 56، علاقہ حیدر آباد 46، علاقہ گوجرانوالہ 71، علاقہ ملتان 47، علاقہ کراچی 51 اور علاقہ ربوہ 108 ہر علاقہ کے کھلاڑی کے لئے مخصوص رنگ کی یونیفارم تجویز کی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

علاقہ لاہور سفید، علاقہ سرگودھا نیلا، علاقہ فیصل آباد آسمانی، علاقہ راولپنڈی جامنی، علاقہ حیدر آباد سرخ، علاقہ گوجرانوالہ پیلا، علاقہ ملتان میرون، علاقہ کراچی سبز اور علاقہ ربوہ سیاہ

افتتاحی تقریب:۔ سپورٹس 98ء کی افتتاحی تقریب 27 فروری 1998ء کو صبح 8 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے تلاوت کی۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے خدام سے عہدہ دہروایا۔ اس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے تمام مہمانان گرامی اور کھلاڑیوں کا یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا۔

تعارف مہمان خصوصی:۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ 28 نومبر 1917ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت حافظ عبد العزیز صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقاء کار میں شامل تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا اس کے بعد آپ نے بی اے تک تعلیم مرے

کالج سیالکوٹ سے حاصل کی۔ وقف زندگی کی منظوری کے بعد آپ محکمہ ملٹری اکاؤنٹس ایبٹ آباد سے استعفیٰ دے کر مئی 1951ء میں ربوہ تشریف لائے اور بطور نائب وکیل المال تحریک جدید آپ نے اپنی خدمات کا ربوہ میں آغاز فرمایا۔ چھ سال کے بعد آپ کو وکیل المال ثانی مقرر کیا گیا۔ دو سال تک اس عہدہ پر فائز رہنے کے بعد آپ بطور وکیل المال اول تاحال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں بھی آپ سرگرم عمل رہ چکے ہیں۔ 1951ء میں آپ کو سرزمین ربوہ میں سب سے پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تاریخی عہدہ پر خدمات بجالانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کے بعد آپ نے ایثار و استقلال اور اصلاح و ارشاد کے شعبہ جات میں بھی خدمات انجام دی ہیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں آپ قائد تحریک جدید اور سب سے پہلے نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آج کل آپ عرصہ 2 سال سے انصار اللہ پاکستان میں رکن خصوصی کے طور پر شامل ہیں۔ آپ کو یہ تاریخی اعزاز بھی حاصل ہے کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں مسلسل 18 سال 65ء تا 83ء) تک نظمیں خوش الحانی سے پڑھی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو مجلس مشاورت میں 65ء تاحال تلاوت کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔"

اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے کھیلوں کی اہمیت بیان فرمائی۔ اس تقریب کے آخر پر آپ نے سپورٹس 98ء کے کامیاب اور بامقصد انعقاد کیلئے اجتماعی دعا کروائی۔

رہائش و تربیت:۔ تمام مہمان کھلاڑیوں کے لئے رہائش کا انتظام ایوان محمود کے اندر ہی کیا گیا تھا جب کہ قائدین اور آفیشلز کو انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا تھا۔ مقابلہ جات کے دوران باجماعت نمازوں کا خصوصیت سے انتظام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس کا بھی انتظام کیا گیا۔

روشنی:۔ رہائش گاہ، طعام گاہ، ہال، بیوت الخلاء اور ایوان محمود کے ماحول میں روشنی کا مناسب انتظام کیا گیا۔ بجلی فیل ہونے کی صورت میں جنریٹر کا متبادل انتظام بھی موجود تھا۔

طعام:۔ کھانا پکوانے اور کھلانے کا انتظام ایوان محمود کے اندر غربی لان میں کیا گیا۔ جہاں بہترین انتظام کے ساتھ مہمانوں کو تین وقت کا کھانا پیش کیا جاتا رہا۔

مہمان نوازی و ریفرشمنٹ:۔ مقابلہ جات کے تینوں ایام میں شعبہ مہمان نوازی کی طرف سے چائے اور جوسز کے ذریعہ حسب ضرورت مہمانوں کی تواضع کی جاتی رہی۔ تمام میچز میں کھلاڑیوں کی ریفرشمنٹ کیلئے شعبہ مہمان نوازی کی طرف سے شیزان جوسز بھجوائے گئے۔

آب رسانی و صفائی:۔ دوران مقابلہ جات ایوان محمود میں ہمہ وقت میٹھا پانی فراہم کیا گیا۔ اسی طرح کھیل کے میدان میں بھی پینے کے لئے پانی کے مٹکے اور ڈرم رکھوائے گئے۔ احاطہ ایوان محمود میں صفائی کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

سمعی و بصری:۔ شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت کے تعاون سے افتتاحی و اختتامی تقاریب کے علاوہ تمام اہم اور فائنل مقابلہ جات کی ویڈیو بنائی گئیں۔ اس کے علاوہ مقابلہ جات کے دوران مختلف مواقع پر کچھ یادگار تصاویر بھی بنائی گئیں۔

نظم و ضبط:۔ احاطہ ایوان محمود میں اور کھیل کے تمام گراؤنڈز میں نظم و ضبط قائم رکھنے کیلئے خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی اسی طرح ایوان محمود کے گیٹ پر بھی دن رات ڈیوٹی کا انتظام کیا گیا۔

تیاری گراؤنڈز:۔ مقابلہ جات کے انعقاد سے قبل تمام گراؤنڈز کا جائزہ لیا گیا اور ضروری تیاری وغیرہ کروائی گئی۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے اپنے نائبین اور ناظم صاحب تیاری گراؤنڈز کے ہمراہ تمام گراؤنڈز کا جائزہ لیا اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ گراؤنڈز معیاری ہوں تاکہ احسن طریق سے مقابلہ جات کا انعقاد ہو سکے۔

طبی امداد:۔ مقابلہ جات کے دوران ہر گراؤنڈ میں طبی امداد کے کارکنان موجود رہے اور کھیل کے دوران ضرورت پڑنے پر فوری طور پر کھلاڑیوں کو طبی امداد فراہم کی گئی۔ اسی طرح ایوان محمود کے اندر بھی یہ شعبہ خدمات بجالاتا رہا۔

مقابلہ جات:۔ سپورٹس 98ء کے سلسلہ میں ہونے والے مختلف مقابلہ جات جن مقامات پر کروائے گئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کبڈی: دارالرحمت غربی (نزد سوئمنگ پول)، **والی بال:** دارالرحمت غربی، **باسکٹ بال:** نصرت جہاں اکیڈمی، **فٹ بال:** دارالیمن وسطی، دارالنصر، **اتھلیٹکس:** دارالرحمت وسطی، **سائیکلنگ:** ساہیوال روڈ کہکشاں کالونی، **ٹیبل ٹینس و بیڈ منٹن:** ایوان محمود

تمام مقابلہ جات کو دیکھنے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے صدر محترم کے ہمراہ ناظم صاحب اعلیٰ تمام گراؤنڈز میں تشریف لے جاتے رہے۔ اہل ربوہ نے ان کھیلوں میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ خصوصاً کبڈی دیکھنے کیلئے دور ونزدیک سے شائقین تشریف لاتے رہے۔ کھلاڑیوں نے بھی نہایت عمدہ کھیل پیش کیا۔ مختلف مقابلہ جات کے فائنل مقابلوں میں درج ذیل مہمانان خصوصی مدعو کئے گئے تھے۔

کبڈی: محترم مولانا نسیم سیفی صاحب، **فٹ بال:** محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب، **باسکٹ بال:** محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب، **والی بال:** محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب

ٹیکنیکل امور:۔ ٹیکنیکل امور کی انجام دہی کیلئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کیا گیا۔ ہر کھیل کے لئے فیلڈ جیوری بھی قائم کی گئی اور اس طرح درج ذیل دو کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

تجنید کمیٹی:۔ مکرم خلیل احمد صاحب تنویر (صدر)، مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب (ممبر)، مکرم مبشر احمد صاحب ایاز (ممبر)

ٹیکنیکل کمیٹی:۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (صدر)، مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب (ممبر)، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر (ممبر)، مکرم سلیم الدین صاحب (ممبر)، مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز (ممبر)

معائنہ ٹیم:۔ مقابلہ جات کے دوران مختلف کاموں اور انتظامات کا معائنہ کرنے اور ان کو بطریق احسن انجام دینے کیلئے درج ذیل معائنہ ٹیم بنائی گئی۔

محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (صدر)، مکرم عبدالسمیع خان صاحب (ممبر)، مکرم راجہ رفیق احمد صاحب (ممبر)، مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب (ممبر)

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات:۔ سالانہ سپورٹس 98ء کی اختتامی تقریب و تقسیم انعامات یکم مارچ 1998ء کو سوا دو بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم امین الرحمٰن صاحب نے کی۔ نظم مکرم غلام مصباح نے خوش الحانی سے پڑھی۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے خدام سے عہد دہروایا۔ اس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں اور آفیشلز میں ٹرافیاں اور شیلڈز تقسیم فرمائیں اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں احاطہ ایوان محمود کے غربی لان میں تمام شرکاء تقریب کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اعزاز پانے والوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

فٹ بال:۔ اول علاقہ ربوہ، دوم:۔ علاقہ راولپنڈی، **کبڈی:۔** اول: علاقہ فیصل آباد، دوم علاقہ ربوہ، **والی بال:** اول علاقہ ربوہ، دوم علاقہ سرگودھا، **باسکٹ بال:** اول علاقہ ربوہ، دوم علاقہ راولپنڈی

سائیکل ریس سپورٹس: اول مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ، دوم مکرم خالد محمود بھٹی صاحب کراچی، سوم مکرم عبدالماجد صاحب ربوہ

سائیکل ریس سادہ: اول: مکرم مبشر احمد صاحب ھندل ربوہ، دوم مکرم وسیم احمد ربوہ، سوم مکرم رمضان بٹ صاحب ربوہ

سائیکل ریس سپورٹس: اول مکرم خالد محمود بھٹی صاحب کراچی، دوم مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ، سوم مکرم عبدالماجد صاحب ربوہ

سائیکل ریس سادہ: مکرم مبشر احمد صاحب ھندل ربوہ، دوم مکرم حفیظ احمد صاحب ھندل ربوہ، سوم مکرم محمد رمضان بٹ صاحب ربوہ

ٹیبل ٹینس (سنگل):۔ اول مکرم عمران آصف صاحب کراچی، دوم مکرم عطاء الاسلام صاحب لاہور، سوم مکرم ذوالقرنین صاحب ربوہ، خصوصی انعام مکرم داوٗد احمد صاحب راولپنڈی، مکرم آفتاب احمد صاحب کراچی

ٹیبل ٹینس (ڈبل):۔ اول: مکرم اسد اللہ صاحب غالب، مکرم سعید احمد صاحب ربوہ، دوم: مکرم عمران آصف صاحب، مکرم نوید احمد صاحب کراچی

بیڈ منٹن (سنگل):۔ اول مکرم خالد احمد صاحب کراچی، دوم: مکرم سعادت احمد صاحب کراچی، سوم: مکرم تحسین احمد صاحب ربوہ

بیڈ منٹن (ڈبل):۔ اول مکرم خالد احمد صاحب، مکرم سعادت احمد صاحب کراچی، دوم:۔ مکرم تحسین احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب ربوہ، خصوصی انعام مکرم مظفر احمد صاحب گوجرانوالہ

نشانہ غلیل:۔ اول مکرم مرزا عبدالهادی صاحب ربوہ، دوم: مکرم تصور احمد صاحب حیدر آباد، سوم مکرم مشتاق احمد صاحب ربوہ

دوڑ 100 میٹر

	وقت سپورٹس 1998ء	وقت سپورٹس 1997ء
اول مکرم علی یاسر صاحب لاہور	11.20 سیکنڈ	11.47 سیکنڈ
دوم مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ	11.57 سیکنڈ	11.49 سیکنڈ
سوم مکرم مشتاق احمد صاحب ربوہ	12.00 سیکنڈ	11.50 سیکنڈ

دوڑ 200 میٹر

اول مکرم علی یاسر صاحب لاہور	25.65 سیکنڈ	26.04 سیکنڈ
دوم مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ	26.13 سیکنڈ	27.01 سیکنڈ
سوم مکرم مشتاق احمد صاحب ربوہ	26.39 سیکنڈ	27.69 سیکنڈ

دوڑ 400 میٹر

اول مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ	58.04 سیکنڈ	58.49 سیکنڈ
دوم مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب سرگودھا	59.65 سیکنڈ	1 منٹ 2.24 سیکنڈ
سوم مکرم علی یاسر صاحب لاہور	59.70 سیکنڈ	1 منٹ 4.22 سیکنڈ

دوڑ 800 میٹر

اول مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ	2 منٹ 20.25 سیکنڈ	2 منٹ 20.49 سیکنڈ
دوم مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب سرگودھا	2 منٹ 21.02 سیکنڈ	2 منٹ 22.49 سیکنڈ
سوم مکرم رؤف احمد صاحب ربوہ	2 منٹ 27.25 سیکنڈ	2 منٹ 23.50 سیکنڈ

دوڑ 1500 میٹر

اول مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب سرگودھا	5 منٹ 5.72 سیکنڈ	5 منٹ 24.31 سیکنڈ
دوم مکرم شہباز احمد صاحب گوجرانوالہ	5 منٹ 11.15 سیکنڈ	5 منٹ 33 سیکنڈ
سوم مکرم رؤف احمد صاحب	5 منٹ 16.43 سیکنڈ	5 منٹ 33.94 سیکنڈ

دوڑ 5000 میٹر

	وقت سپورٹس 98ء	وقت سپورٹس 97ء
اول مکرم شہباز احمد صاحب گوجرانوالہ	18 منٹ 58.18 سیکنڈ	19 منٹ 57 سیکنڈ
دوم مکرم محمد افضل صاحب گوجرانوالہ	19 منٹ 51.84 سیکنڈ	19 منٹ 59 سیکنڈ
سوم مکرم شکیل احمد صاحب حیدر آباد	19 منٹ 52.97 سیکنڈ	20 منٹ 18 سیکنڈ

پیدل سفر 5 کلومیٹر

	سپورٹس 98ء	سپورٹس 97ء
اول مکرم فضل احمد صاحب ناصر ربوہ	33 منٹ 3.61 سیکنڈ	35 منٹ 19 سیکنڈ
دوم مکرم نوید احمد صاحب حیدر آباد	34 منٹ 5.37 سیکنڈ	36 منٹ 36 سیکنڈ
سوم مکرم نصیر احمد صاحب ربوہ	34 منٹ 21 سیکنڈ	37 منٹ 21 سیکنڈ

اونچی چھلانگ

اول مکرم افتخار احمد صاحب فیصل آباد	5 فٹ 5 انچ	5 فٹ 7 انچ
دوم مکرم اکمل احمد صاحب ربوہ	5 فٹ 3.5 انچ	5 فٹ 4 انچ

سوم مکرم سہیل احمد صاحب سرگودھا	5فٹ 3انچ	5فٹ 1انچ

لمبی چھلانگ

اول مکرم مشتاق احمد صاحب ربوہ	18فٹ 8انچ	18فٹ 1انچ
دوم مکرم فضل احمد صاحب کراچی	18فٹ 7انچ	18فٹ
سوم مکرم شہزاد احمد صاحب ربوہ	18فٹ 3انچ	17فٹ 7انچ

ٹرپل جمپ (ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ)

اول مکرم فہیم احمد صاحب ربوہ	38فٹ	37فٹ 10انچ
دوم مکرم افتخار احمد صاحب فیصل آباد	37فٹ 7انچ	37فٹ 7انچ
سوم مکرم شعیب ظفر صاحب سرگودھا	37فٹ 3انچ	37فٹ 1انچ

گولہ پھینکنا

اول مکرم طاہر محمود اعوان صاحب ربوہ	42فٹ 5انچ	42فٹ 1انچ
دوم مکرم رفیع احمد صاحب سرگودھا	40فٹ 1انچ	35فٹ 4انچ
سوم مکرم طارق احمد صاحب ملتان	34فٹ 6انچ	34فٹ 10انچ

تھالی پھینکنا

اول مکرم طاہر محمود اعوان صاحب ربوہ	143فٹ	139فٹ 1انچ
	سپورٹس 98ء	سپورٹس 97ء
دوم مکرم ضیاء اللہ صاحب حیدر آباد	93فٹ 10انچ	83فٹ 4انچ
سوم مکرم رفیع احمد صاحب سرگودھا	91فٹ 4انچ	80فٹ 11انچ

نیزہ پھینکنا

اول مکرم محمود انور صاحب ملتان	149فٹ 6انچ	140فٹ 8انچ
دوم مکرم مشتاق احمد صاحب ربوہ	146فٹ 6انچ	137فٹ 4انچ

	سپورٹس 98ء	سپورٹس 97ء
سوم مکرم داؤد احمد صاحب سرگودھا	145فٹ 5انچ	135فٹ 2انچ

ریلے ریس (100x4 میٹر)

اول ٹیم علاقہ سرگودھا وقت 53.71 سیکنڈ

مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب، مکرم احمد صادق صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب، مکرم شعیب ظفر صاحب

دوم ٹیم علاقہ حیدر آباد وقت 57.72 سیکنڈ

مکرم شمیم احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم اللہ نواز صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب

سوم ٹیم علاقہ کراچی وقت 57.99 سیکنڈ

مکرم سفیر احمد صاحب، مکرم نوید احمد صاحب، مکرم نوید احمد صاحب، مکرم شمیم احمد صاحب

o ٹرافیوں کی حق دار درج ذیل ٹیمیں قرار پائیں۔

1۔ ٹیم کبڈی: اول علاقہ فیصل آباد، 2۔ ٹیم فٹ بال اول علاقہ ربوہ، 3۔ ٹیم باسکٹ بال: اول علاقہ ربوہ، 4۔ ٹیم والی بال: اول علاقہ ربوہ، 5۔ ٹیم بیڈمنٹن: اول علاقہ کراچی، 6۔ ٹیم ٹیبل ٹینس: اول علاقہ کراچی، 7۔ اتھلیٹکس میں بہترین کارکردگی: علاقہ ربوہ، 8۔ بیسٹ اتھلیٹ: مکرم قیصر محمود صاحب ربوہ

9۔ بہترین تعاون پیش کرنے پر علاقہ فیصل آباد، علاقہ ملتان اور علاقہ کراچی کو ٹرافیاں دی گئیں۔

10۔ سپورٹس 98 پر بہترین نمائندگی پر علاقہ سرگودھا کو ٹرافی دی گئی۔

11۔ تمام مقابلوں میں مجموعی طور پر اول آنے پر ٹرافی کا حق دار علاقہ ربوہ قرار پایا

o درج ذیل ریفری صاحبان کو تحائف دیئے گئے۔

1۔ مکرم نسیم احمد صاحب شمس، 2۔ مکرم خوشی محمد صاحب شاکر، 3۔ مکرم حافظ برہان محمد صاحب، 4۔ مکرم طارق شبیر صاحب، 5۔ مکرم محمد امین صاحب، 6۔ مکرم محمد حسین واھلہ صاحب، 7۔ مکرم عبد الحق صاحب، 8۔ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب، 9۔ مکرم مظفر احمد صاحب قمر

اور اس طرح ان صاحبان کو خصوصی شیلڈز دی گئیں۔ 1۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب، 2۔ مکرم قریشی سراج الحق صاحب

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد پر مکرم ناظم صاحب اعلیٰ کو ایک خصوصی تحفہ دیا گیا۔
اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ یہ مقابلہ جات ہر اعتبار سے کامیاب رہے۔

ان سارے امور کی باحسن تکمیل پر دل جہاں خدا تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر سے معمور ہے وہاں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ جن کے تعاون، محبت اور اخلاص کے باعث سارے انتظامات حسن و خوبی سے انجام پائے۔ بطور خاص انتظامیہ اور ان کے نائبین و معاونین کا ذکر ضروری ہے۔ جن کی محنت اور خدمت مثالی رہی۔ نیز تمام قائدین اضلاع و علاقہ اور نگران صاحبان کھیل شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے ٹیمیں تیار کیں اور مرکز میں لے کر آئے۔ اسی طرح تمام آفیشلز اور کھلاڑیوں اور ریفری صاحبان کا بھی شکریہ جن کی اعلیٰ کارکردگی اور حسن اخلاق سے سارے میچز کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ آخر پر صدر محترم کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری ہے جن کی راہنمائی اور تعاون قدم بقدم ہمارے ساتھ رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو ان کے اخلاص و قربانی کی بہترین جزا دے اور اپنے فضلوں کا سایہ ہمیشہ ان پر رکھے۔ آمین

رپورٹ شعبہ خدمت خلق

برموقعہ ہفتہ خدمت خلق 25 تا 31 جنوری 98ء اور

عید الفطر 98ء

(مرتبہ:۔ ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب مہتمم خدمت خلق)

خدام الاحمدیہ پاکستان کی مختلف مجالس کے زیر انتظام ہفتہ خدمت خلق بھرپور طریقے سے منایا گیا' ایک اندازے کے مطابق تقریباً 5827 مستحق خاندانوں اور ضرورت مند افراد کی اندازاً =/380000 (تین لاکھ اسی ہزار) روپے سے زیادہ کی مدد کی گئی۔ اس سلسلے میں 27 اضلاع کی مختلف مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مستحقین میں اشیاء خوردونوش اور روزمرہ استعمال کی اشیاء پر مشتمل تقریباً 3000 (تین ہزار) گفٹ پیکس تقسیم کئے گئے۔ اشیاء خوردونوش میں تقریباً 650 کلو آٹا' 690 کلو چاول' 650 کلو چینی' 300 سے زائد پیکٹ سویاں' 275 کلو سے زائد مٹھائی کے علاوہ 1700 سے زائد سلے' ان سلے' نئے اور پرانے کپڑے تقسیم کئے گئے۔ 6382 مریضوں کی عیادت کی گئی اور 240 عطیات خون دیئے گئے۔

ضلع لاہور کی مختلف مجالس کے زیر انتظام تقریباً 425 کلو آٹا' 70 کلو گھی' 164 کلو چاول' 55 کلو چینی 170 پیکٹ سویاں' 17 کلو مٹھائی اور 185 کپڑے تقریباً 700 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ کل اخراجات تقریباً ۔/111402 روپے آئے۔ وحدت کالونی' ٹاؤن شپ' فیصل ٹاؤن' فکٹری ایریا شاہدرہ' شالا مار ٹاؤن' کینال برگ' بیت الذکر گنج مغلپورہ' گلبرگ اور دارالذکر کی مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع عمرکوٹ کے زیر انتظام 30 سے زائد پیکٹس اور 60 سے زائد کپڑے جن کی مالیت تقریباً 40115 روپے تھی 111 ضرورتمندوں میں تقسیم کئے گئے۔ عمرکوٹ' مصطفیٰ فارم' احمد نگر' گوٹھ عبداللطیف' دارالفضل' پھیروچیچی' نور نگر اور محمود آباد کی مجالس نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

ضلع اسلام آباد کی مجالس شمالی' غربی' جنوبی' شرقی' نور اور کیرج فیکٹری کی طرف سے مجموعی طور پر ۔/15340 روپے کے 500 سے زائد پیکٹس کے علاوہ 286 کپڑے 674 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ 8 بیروزگاروں کو روزگار دلوایا گیا۔

ضلع کراچی کے زیر انتظام مجموعی طور پر -/18713 روپے مالیت کی اشیائے خوردونوش، 161 کپڑے 733 ضرورتمندوں میں تقسیم کئے گئے۔ نارتھ کراچی، النور کراچی، محمود آباد، سٹیل ٹاؤن، ڈرگ کالونی، ملیر کینٹ، تیموریہ، ڈرگ روڈ، ماڈل کالونی، اورنگی ٹاؤن اور مارٹن روڈ کی مجالس نے بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع فیصل آباد کی طرف سے -/48277 روپے کی مالیت کے گفٹ پیکس، مٹھائی، 240 کپڑے، 181 مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ RB_69 گھسیٹ پورہ، 76 گ ب سنتوکھ گڑھ، 96 گ ب، دارالفضل، دارالنور، دارالحمد، دارالذکر، فضل عمر اور کریم نگر کی مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع میرپورخاص کے زیر انتظام 7800 روپے سے 1600 ضرورتمندوں کی خدمت کی گئی۔ میرپور خاص شہر، سٹیلائٹ ٹاؤن، نصرت آباد فارم، نوکوٹ، نگرپارکر اور کوٹ غلام محمد کی مجالس نے خصوصی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع ڈیرہ غازیخان اور مجالس بستی رنداں، شہر، سول لائنز، چاہ اسماعیل والا اور چاہ موری والا کی طرف سے -/12780 روپے سے 52 مستحقین میں 50 گفٹ پیکس اور 461 کپڑے وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ضلع شیخوپورہ کی طرف سے 9790 روپے کے 102 پیکٹس اور 160 کپڑے وغیرہ ضرورتمندوں میں تقسیم کئے گئے۔ ناصر آباد، کوٹ عبدالمالک اور مرید کے کی مجالس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع سرگودھا کی مجالس 88 شمالی، بھلوال اور 99 شمالی کی طرف سے -/3470 روپے کی اشیائے خوردونوش 67 مستحق گھرانوں میں تقسیم کی گئیں۔

مجلس دولمیال ضلع چکوال کے زیر انتظام -/16500 روپے سے 427 مستحقین کی مدد کی گئی۔

ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام ضرورتمندوں کی -/2900 روپے کی خدمت کی گئی۔

ضلع حیدرآباد کی مجالس لطیف آباد، مبارک آباد اور بشیر آباد کی طرف سے مستحقین کی مدد کی گئی۔

ضلع بہاولپور کی مختلف مجالس کی طرف سے 245 گھرانوں کی -/3700 روپے کی مدد کی گئی۔

ضلع گجرات کے زیر انتظام -/33805 روپے سے 100 سے زائد مستحقین کی خدمت کی گئی۔ کھاریاں، چک سکندر، نصیرہ، بھلیسرانوالہ، ڈنگہ، کھوکھر غربی اور پوڑانوالہ کی مجالس نے خصوصی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ضلع بہاولنگر کی 14 مجالس کی طرف سے 96 افراد کی -/7625 روپے کی خدمت کی گئی۔

ضلع سیالکوٹ کی مختلف مجالس کی طرف سے 168 سے زائد مستحقین کی۔/8000 روپے کی خدمت کی گئی۔ ڈسکہ کوٹ، کھرپا اور ڈگری گھمناں کی مجالس نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

ضلع راولپنڈی کی مجالس S/T جنوبی اور S/Town شمالی کی طرف سے 100 مستحقین کی 5700 روپے کی امداد کی گئی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کی طرف سے ضرورتمندوں کی۔/8000 روپے کی مدد کی گئی۔

خیبرپشاور مجلس نے 4550 روپے کی 59 ضرورتمندوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس نے بھی اپنے وسائل کے مطابق ہفتہ خدمت خلق منایا۔

خانیوال شہر، کوٹھے والا ملتان، مصطفیٰ پارک اوکاڑہ، کلاگوجراں جہلم، شہدادپور سانگھڑ، نواب شاہ شہر، میرابھڑکا آزاد کشمیر

ان میں سے بیشتر مجالس کے زیر انتظام فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد بھی کیا گیا جس کی رپورٹ الگ تیار کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر 72 کیمپس منعقد کئے گئے۔ 2714 مریضوں کو مفت طبی امداد فراہم کی گئی اور ان پر 20080 روپے خرچ ہوئے۔
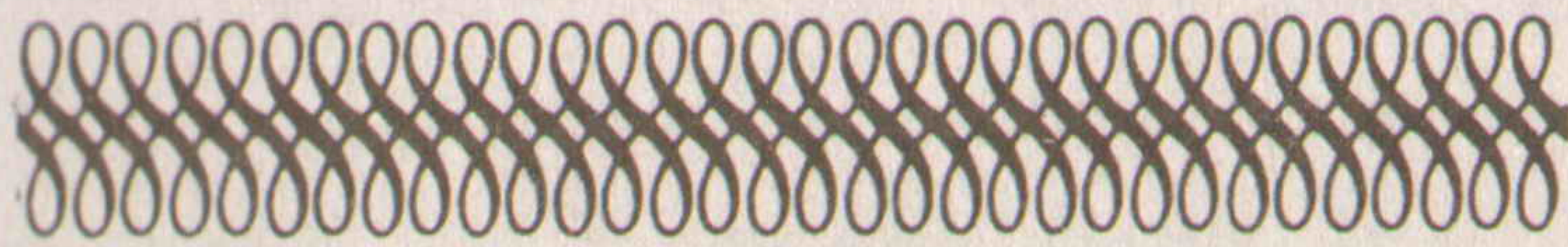
واقفین نو کے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہونے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تربیت میں خصوصیت سے پیش نظر رکھیں خلاصۃ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اسکو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح Radiation کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والے باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں کے لئے ضروری ہے اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہرحال آپ نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸۹-۲-۱۰)

شعرائے احمدیت

مولانا ظفر محمد صاحب ظفر

(مضمون نگار مکرم میر انجم پرویز صاحب متعلم جامعہ احمدیہ)

احمد کے عاشقوں میں ظفر کا بھی نام ہے
اڑتی خبر سنی ہے زبانی طیور کی

حالات زندگی

آپ ۱۹ اپریل ۱۹۰۸ء کو بستی مندرانی میں پیدا ہوئے۔ یہ بستی ضلع ڈیرہ غازیخان کے مشہور قصبہ تونسہ شریف کے جنوب مغرب کی جانب چار پانچ میل کے فاصلے پر کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے۔

آپ کے والد محترم کا نام حضرت حافظ فتح محمد خان تھا۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو ۱۳ سال کی عمر میں قادیان بھجوایا۔ آپ ۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء کو قادیان پہنچے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی ذہانت کا یہ حال تھا کہ ایک ہی سال میں دو جماعتوں کا امتحان دیا اور اچھے نمبروں سے پاس ہوئے اور حافظہ اس پائے کا تھا کہ کچھ پڑھتے ہی زبانی یاد ہو جاتا۔ آپ کو حضرت خلیفہ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہم جماعت ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

۱۹۳۰ء میں آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ احمدیہ میں حصول تعلیم کے بعد بطور مبلغ آپ کو بہاولپور میں متعین کیا گیا۔ بعد ازاں آپ کو بطور معلم مدرسہ احمدیہ میں خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ ۱۹۳۶ء میں آپ حضرت خلیفہ المسیح الثانی کے نائب پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۳۸ء میں نصرت گرلز ہائی سکول میں تعلیم دیتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ قاضی کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۴ء تک آپ ضلع ڈیرہ غازیخان میں رہے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ جامعہ احمدیہ بطور پروفیسر مقرر ہوئے اور آخر آنکھوں کی تکلیف کے باعث جامعہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ کی شاعری

آپ اردو، عربی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کو تینوں زبانوں میں مختلف شعراء کے ہزارہا اشعار ازبر تھے لیکن آپ کوئی پیشہ ور شاعر نہیں تھے۔ آپ کا زیادہ تر لگاؤ قرآن شریف سے تھا اور قرآن شریف ہی کے بارے میں مضامین لکھواتے رہتے تھے جو وقتاً فوقتاً "الفضل" میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے مکرم ظفر محمد صاحب ظفر کی شاعری کے بارہ میں لکھا:۔

"محترم ظفر محمد صاحب کا اسلوب کلام سلاست اور روانی، محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے ایک قابل قدر تصنیف ہے اور بہت سی نظمیں اپنی خوبی کے لحاظ سے سہل ممتنع ہیں"۔ (پیش لفظ کلام ظفر از حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر)

وفات

آپ کی وفات اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعہ المبارک صبح اذان کے وقت ہوئی۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفہ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا:۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم سے میرا بہت گہرا ذاتی تعلق تھا اور بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ سلسلے کا ایک مخلص خدا رسیدہ عالم گزر گیا جو سب جماعت کا نقصان ہے آپ کا نہیں"۔ (الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء)

کلام ظفر پر تبصرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۹ء میں آپ کا کلام پڑھ کر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے شروع سے آخر تک یہ تمام کلام پر لطف اور پر مغز پایا ہے۔ ممکن نہیں کہ انسان اس پر محض سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائے۔ کئی مقامات پر ٹھہر کر اطمینان سے اسی طرح لطف اندوز ہونا پڑتا ہے جیسے حسین قدرتی مناظر انسان کے قدم تھام لیتے ہیں ایک بھی نظم ایسی نہیں جو بے مقصد شاعری کے ضمن میں آتی ہو اور حقیقت اور خلوص سے عاری ہو۔ زبان بھی نہایت سلیس اور ہلکی پھلکی ہے۔ طرز بیان نہایت دل نشیں، فارسی، اردو اور عربی پر برابر دسترس۔ ماشاء اللہ۔ یہ مجموعہ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کردی ہے"۔

اس کے بعد قارئین کے استفادہ کے لئے مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے۔

سنا نہ عشق و محبت کی داستان مجھے
کہ تیرے پیار سے پیاری ہے اپنی جان مجھے
تو اپنے پیار کو اپنے ہی پاس رہنے دے
کہیں نہ کردے تیرا پیار بدگمان مجھے
ترے چمن کے گلوں کی مجھے نہیں حاجت
نہ سبز باغ دکھا تو اے باغبان مجھے
جہاں میں صدق و صفا کا کہیں بھی نام نہیں
فریب دیتے رہے میرے مہربان مجھے
سکون دل جو میسر نہیں تو کچھ بھی نہیں
اگر سکوں ہے تو حاصل ہیں دو جہان مجھے
اب آسمان پر جاکر اسے میں ڈھونڈوں گا
زمیں پہ مل نہ سکا مرد راہ دان مجھے
میں اس کے قدموں پہ سر رکھ کے جاں نثار کروں
ملے جو راہ محمدؐ کا راہ دان مجھے
بنالوں آنکھ کا سرمہ میں یا رسول اللہ
کبھی ملے جو تری خاک آستان مجھے
مجھے یقیں ہے کہ آخر میں ڈھونڈ لوں گا تجھے
قدم قدم پہ ہے ملتا ترا نشان مجھے

(از کلام ظفر)

☆

در مدح قرآن

قرآن پاک جہان میں تو وہ بے مثال کتاب ہے
جو کمال حسن و جمال میں فقط آپ اپنا جواب ہے
جو نہ پی سکا وہ نہ جی سکا جو نہ جی سکا وہ نہ پی سکا
صفت دوگونہ سے متصف تری زندگی کی شراب ہے

Monthly **Khalid** Rabwah

April 1998 Editor. Sayyed Mubashir Ahmad Ayaz Regd. No. CPL-139

سپورٹس ۱۹۹۸ء

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی کی فٹ بال کی ٹیموں کا فائنل میچ یکم مارچ ۱۹۹۸ء کو ہوا۔ میچ سے قبل مہمانِ خصوصی محترم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم تحریکِ جدید سے تعارف کروایا جارہا ہے۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد کی ٹیموں کے مابین کبڈی کا ایک دلچسپ (فائنل) میچ